

لله الحمد

# عین النصین

مطبع نصره المطابع و علی بن ابی طالب سید محمد نصره علی خانی

ربنا ہب لنا من ازواجنا وذرئتنا قرۃ اعین و جعلنا للمتقین اماما  
(فرقان ع ۶۷)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله المنعم الديان قوی ابرہان منزل التورۃ والانجیل الفرقان الصلوۃ والسلام علی الخ لا ینال  
سیدنا محمد النبی ارسل حسین شلح الکفر فی البلاد ان قدما الخلق الی التوحید والایمان  
والابطال الشریک وجبال الطغیان وعلی آلہ واصحابہ ما دام لمع الفجر ان ہما بعد  
ان یرون اکثر شہرون میں بغیر حیات اسلام و تردید اختصات اہل غلام سداؤن انہی انہی  
اسکان کے بموجب مکرہت بالندہ ہی اور جناب امام فقہ مناظرہ اہل کتاب و مناظرہ بین  
المتصوۃ اللہ فی التخمیر و سرور اپنی زندگی کا افضل و بڑا حصہ اسی خدمت میں خر کیا  
کتب دینیہ الکتاب کو او نہیں کہے علما معتبر سے ساڑھی گیارہ برس سبق سبق پڑا و تصانیف میں  
کہا میں تخم تصنیف کیں میں مختصراتی اور مناظرے کئی اس فن میں مدد یاتین ایجا و کیں جواب تک  
کسینے نہ کیں نہیں اور اگر برعکس اپنی ان کوششوں کی وہ داد پائی جو اب تک کسی نے نہ پائی  
تھی اور اگر چہ نبوت مراتب جناب مستغنی علی الاعقاب علماء کی نزدیک و فکی تصنیفات ہی کافی ہا  
لیکن ابی رضا صاحب مام کی اطلاع کیواسطی عبد ذوالمنن سید محمد حمی حسن صاحب تہ اعمالہ جعل الخ لا  
سے چاہا کہ بعض فضایل جناب ممدوح کو مختصر ترتیب دیکر سعادت دنیا و دین حاصل کروں اسلی باخ  
فصلوں میں ان سب مضامین کو مرتب کر کے نام اس مجموعہ کے عین البقیں کہہا فصل اول میں ان  
عبارتوں کی تعلیل ہی جو علماء کرام نے جناب ممدوح کی انظار و مراتب میں بہت کچھ دستخط اقامت فرمائی

**فصل دوم** میں مجتہدہ مضامین ہیں جو اس فن کے مشاہیر ہرین جناب ممدوح کی نسبت اپنی  
 خطرتین کہی ہیں **فصل سوم** میں علماء اہل کتاب کی اور انگریزی جیسوں کا ترجمہ جسکی  
 معلومات جناب ممدوح کتب دینیہ اہل کتاب میں ثابت ہوتی ہیں **فصل چہارم** میں اہل مذہب  
 کی نقل صی جو اخباروں میں جناب ممدوح کی نسبت مبطوع ہو **فصل پنجم** میں اوقاتوں کا  
 ذکر بھی جنکا جناب ممدوح نے اس فن میں مخصوص راج دیا اور تفصیل بعض نکات جناب  
 ممدوح ہی اس فصل میں مندرج ہی تھا **فصل ششم** میں ان لوگوں کا ذکر ہے جنکو جناب ممدوح نے عطا فرمائی  
 واضح ہو کہ اس مجموعہ کی تالیف میری ہی غرض نہیں ہے کہ صرف جناب ممدوح کے فضائل عام  
 خلائق پر ظاہر کروں بلکہ اسلامی تاکہ اور لوگ بھی بوسیلہ حمایت اسلام ایسی خوش قسمتیں اور  
 اور انہیں مراتب عطا الہیہ راغب ہوں پس کاش کہ بعض لوگ اس حسد باز آئین کہ کیوں ایک  
 شخص ہم میں ایسا خوش قسمت ہو گیا کیونکہ ایسا عقل اور ایمان دونوں کو کھو دیتا ہے بلکہ  
 اس حسد پر مال ہوں کہ کیوں ہم بھی کوشش کر کے اسیکی مانند خوش نصیب نہ ہوتے +

## فصل اول

### استفتاء

چہ میفرماید علماء دین متین کہ ہندوستان اکثر شہروں میں مشہور و نامور شخصوں کا خط لکھتے ہیں  
 اور انہیں ہر قسم کے لوگ شامل ہیں چونکہ یہ کام دین و ایمان کے ہی اکثر عوام خلائق اور نالائقیوں  
 امتیاز نہیں کر سکتی + نہیں جانتی کہ اس فن میں کس کے قول کا اعتبار کرنا چاہیے اور کس سے  
 اور ان لوگوں کی کوشش جو اس فن میں زیادہ مداخلت رکھتی ہیں صریح ضایع ہوتی ہیں اسلامی  
 ضرور ہے کہ علماء وقت بی روستے و رعایت احداً اس طرح پر کہ خدا کے حضور ہی وہی  
 جواب دہ ہیں اپنی دلی یقین کے بموجب خاصاً ظاہر کر دین کہ ان اخطیوں رد نصا کر سکتے  
 کسی کیاقت اعتبار کے لائق سے +  
 بینوا تو جبر واد +



سوائے مولوی سید محمد ابوالمنصور عرف امام فن ہنماظرہ الکتاب کے  
الذکر کی یاقوت نامہ اس امر کی نہیں کہ کتاب +

قسمت عبد الحکیم  
عام شد از فیض قفا

دعای حاجی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على خير خلقه محمد سيد المرسلين وعلى آله وصحبه  
الهداة المقربين + المابعه اطلعت على انعام عام وصحيح التاويل و  
رحيمه الودود المولوي السيد ابي المنصور صاته الله تعالى عن شر الله هو فالحق لا يجزي  
عنا في هذه الرسائل الثلاثة فهاذا بعد الحق الاضلال وتشفه سقم احبا بها بانق ادا بها وتفرح  
كرب اخوانها بلطف بيانها وهو الامم منها طر من اهل الكتب بلا ارياب كما لا يخفى  
على اولى الاباب ضاعف الله له الرحيم عوايد او جزيل فواته +

*[Handwritten signature]*

محمد حسین  
نذیر حسین


محرر  
شهر آفتاب

فی الواقع یہ مضمون بہت صحیح اور درست ہے اور اللہ اعلم کہ یہ سب کچھ محمد ضیاء الدین رحمہ اللہ نے

۱۲  
در دایمی شفا

۸۴  
کرم الله  
شیخ خلق محمد

مین ہی ایکیت سی واقف ہوں کہ امام فن مناظرہ الکتاب سید محمد ابوالمنصور صاحب کائناتی دوسرے اس فن  
نہیں ہے اور وہ اخطون کو اپنے اجات لیکر و غلط کرنا چاہتے



بسم اللہ الرحمن الرحیم

مبتعان ملت محمدیہ و پیروان سنت نبویہ پر متفق ہونے کے لئے اس زمانہ سعید و آوان حمیدین بنام  
 عنایات اکبری مولانا ابی عطیات نامتو صاحب سے یہ کتاب فوائد انتساب پرودہ کشانی عارضی امید  
 مستفی بہ نبویہ جیاد و بد تشخص جوابات اعتراضات قیم نصاریٰ ورد اقوال و احیاء اذکی کے  
 مولوی صاحب جمع حسانات منبع کمالات عالی طبع ذی فہم امام فن مناظرۃ الکتاب سید ناصر الدین  
 محمد ابوالمنصور صاحب تصنیف فرمائی تھے کہ ہر دیندار کے لئے سرمایہ فرحت و مسرور کا ہی  
 سبحان اللہ کیا عمل کتاب لکھی تھے کہ ہر جواب اور سوال کا جواب بھی اور ہر نکتہ دلپذیر و  
 با صواب سلاست عبارت اور لطافت معانی کا بیان نہیں ہو سکتا ہی حسن تقریر اور خوبی تحریر  
 پر نظر کیجی اوی تو ہر کہ وہ کہیو اسطی سرمایہ علم کا ہے اور ہر ادنیٰ و اعلیٰ کی لکھی اس سے فائدہ  
 کثیر ظاہر ہے تجر مصنف کا اور آگاہی اذکی کتب مذاہب الکتاب سے اس سے ظاہر ہوئی  
 کہ ہر جواب کو اوہین کے مذہب سے ثابت کیا بھی اور ہر اعتراض کو اذکی کتب سے رد کر دیا ہی اس  
 کتاب کو دربار گوہر معانی کہتی ہو چکا اور جو کان جو ہر نکتہ و ادنیٰ کی لکھی سزا ہے الحق کہ مصنف اسکی  
 اپنی حق بادشاہ ہیں اور باب مناظرۃ الکتاب میں بی بدل ہندوستان میں اپنا نظیر نہیں رکھتی  
 ہر خواص و عوام پر اذکی توقیر و تعظیم ضروری اور ہر مسلمان پر قدر و ادنیٰ اور معاونت اذکی  
 لازم ہے لہذا احسان اور نفاہت بھی کہ سبکی طرفی نفاہتوں سے جواب دہی اور مقابلہ کہتے ہیں اور میں  
 محمدی پر دشمنوں کا کوئی حرف نہیں آئے دیتی ایسا آدمی ہر زمانہ میں کیاب بلکہ نایاب  
 ہوتا ہے اور کسی بادشاہ کو بھی میسر نہیں آتا فقط الراقم سید محمد زید حسین عفی عنہ

۸۳ محمد ۱۲  
 سید  
 زید حسین

الحمد لله والصلوة على ابيها وبعد فيقول العبد البديع تريت حسين عافاه الله في الدارين  
ان الرسالة السادسة بنويدة جاوليد للبحر الهبام البحر انقضاء امام من مناظر من اهل الكتاب  
اسيد ناصر الدين محمد اسيد المنصور ادام الله فرشته في الدارين من انقضاء الرسالة التي  
صنفت في هذا الباب واحسنها في النطق بالحق والصواب فاعتبروا يا اولي الاباب +



لا يخفى على اولي الاباب المتبحرين لمقال الصدوق والصواب اني قد طالعت بعض الموفات  
للسيد العلامة البحر الفهامة اسيد المنصور المستبشرين الا اني لكثرة التجربة والفتور فوجدته  
باديا خيرا ثانيا ما هو امساك المكالمة على وجه الصواب خيرا بان ليقب بلقب امام من مناظر  
اهل الكتاب - ماراست لم عقلت لتغير الله في هذا الشأن - واسمعت مثله منذ اتمى  
سنة في سالف الا زمان - اللهم فانصره عليهم وايده بروح القدس - وجعل موفاته  
الوفى للقلب والنفس به منقبة ابو سعيد محمد المدحوسين الامام جوري وذلك في جمادى الثانية سنة ٩٧٠ هـ

محمد حسين  
ابو سعيد

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي جعل في هذا الكتاب  
مناظر من اهل الكتاب

شرفه رحمه الله تعالى صاحبان عقل بر جوادين واسطى گفتگو صدق وصواب كنه تحقيق  
كه مني مطالعة كيا بعض موفات سيد علامه اور دانامي فها مده ابو المنصور كوجوش هو دين  
هم مشوكل بسبب كتر دانائي اور اطلاع پس پايمني انكولادمي ورو اسطى مسكون همكلام  
اور وجه ثواب كنه لايق ساتره اسكي كه لقب نبي جاتين ساتره لقب امام من مناظره اهل كتاب كنهين كنهين  
جسد عاقل بلو كني تي نشير انك اسكام ملو منة سافني لمة انك انك دو سوسو اسكي بانه من آهي مدرك انك  
اور انهنين اهل كتاب كنه اور تاييد كراو سكي ساتره روح القدس اور گردان اسكي تاليفون اخفت كيا بلو درون

اعلموا يا مشايخ العلماء المحققين الفضلاء الملقين ان السيد العلامة الفهامة المشتهرة  
 بابي المنصور اللهم انصره على طاعة اهل الكتاب وزناقة اهل الشريعة وامم في مناظرة و  
 قاطع على رؤوس منتصرة ولا يشك في ائمة الامن لا علم له بقواعد اسكات المجادلين  
 حرره محمد صديق اصولي رئيس پشاور

۹۳  
 محمد صديق

لا ريب ان في فقه وحيد عصره وفريد دهره كما شهد علماء الوقت وصرح جهابذة الزمان  
 انه امام عهد وزمانه وحجة محضه واودانه في فن مناظرة اهل الكتاب وتميز محض فائز  
 عما هو المحش والاصواب من التدني ذلك عليه بالرائي السليم وفصل الخطاب فبجان  
 عظم لوجوده على عباد المنته واقام به على اعداءه المحجة وابان ببركته وهدية المحجة ائده الكثر  
 منهم اعدائه ونصره وشيخه من الدين اركان حرره محمد بن عبد الله غفر له

بسم الله الرحمن الرحيم

# حامدا ومصليا

## تتم حجة

لامراني ان سيدنا في المنصور  
 الحاشي قد تميز في مناظرة اهل الكتاب  
 وقهر ومعن النظر وتجرفاطل  
 على القطير والنفير من كلما هم  
 وابطل الغث والسمين من  
 مفواتهم وانجهم وبكتهم وقمع  
 اساسهم واستكارتهم  
 وراسهم فهو امام فن في عصره

الاسمين شك نهين كه سيد ابو المنصور  
 بشك بڑا امتياز حاصل کیا ہی مناظرہ اہل  
 کتاب میں اور محاربت حاصل کی ہے  
 اور گہری نظر پائی ہے نتیجہ حاصل  
 کیا ہے اور انکی کلمات میں ہر خدوی  
 وگلہ پر اطلاع پائی ہے اور انکی چوٹی  
 موٹی سب باتیں رد کرکی اور نہین پہنچا  
 کر دیا ہے اور انکی بنیاد او کھنڈ دی ہے

و شیخ و حدیثی از دھمہ لایق  
 خبرہ و لا یطاقی مضمارہ  
 تحقیقاتہ برقیۃ را نقۃ کالنور  
 علی شایق الطور و تصانیفہ  
 فانقۃ قیمۃ بان تشر بالنور  
 علی خدود الحور فلو طاروا  
 الی السمار او غاصوا فی الغبار  
 لما وجدوا من حیلۃ و  
 لما القوا من وسیلۃ و لما  
 صادفوا خلاصا و لما جافوا  
 مناصا صانۃ الشہ من  
 محتاجات الدھمہ الکنود  
 و حوائق الزمن العنود و علی  
 اللہ قصد السبیل و یہ نقۃ  
 و علیہ التعلیل و ہو حبیبی و نعم الوکیل

اور انکی بڑی بڑی رتیبوں اور سرداروں  
 کو چکا کر دیا ہے احاصل وہ اپنی زمانہ میں  
 اپنی فن کے امام ہیں اور اپنی کچھ شیخ کیا ہیں  
 کہیں انکی ہوا نہیں بگڑی اور کہیں انکی سید  
 نہیں یا تحقیقاتین انکی بڑی درجہ ایک شہسوی  
 ہیں پھاڑکی چوٹی پر اور تصنیفین انکی  
 اس لائق ہیں کہ کہیں جاتین نورسی حور کی  
 رخساروں پر اگر الکتاب زمین سے آسمان  
 تک اور جاتین تو کوئی حیلہ اور وسیلہ  
 انکی ہاتھ سے بچاؤ کا نہ ملے اب میں  
 اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ انکو زمانہ  
 کی برائی سے محفوظ رکھے اور اللہ کی  
 طرف مقصد کو راہ سبہ اور  
 اوسی پر بصر و ساسے اور  
 وہ بھی کفایت کرتا ہے

نقۃ العبد الحامل الجانی  
 السید امیر احمد النقوی السہرانی  
 بواللہ فی دار التہا و سحر لغزانی المقاصد الامانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ العلی الاعلی و سلام علی عبدہ و رسولہ محمد بن المصطفی و علی آلہ اولی النہی  
 و اصحابہ ذوی الفضل و التقی اما بعد فیقول العبد المقتدر الی اللہ الباقی



السيد عبد الباری وقفہ اللہ الخیر جاری وصانہ عن شیطان السامیانی راست  
 اکثر کتاب الامام و تصانیفہ و طاعت اکثر الایام زبرد و تالیفہ فوجہ عاریہ انصاریہ لطیفہ  
 و معانی شریفہ بان تکتب علی صفحات الحور من دوا بت النور لما یظهر منہ الحق  
 کمال انطہور ما نظر من مجادل الاول و الفحیمہ و ما رد علی کتاب مخالفہ الاول الزمہ قد فی  
 تحقیقات انیقہ و فوق بہا من الرحمن و تدقیقات رشبقتہ لم یطہرہا قبلہ انہو الا جان  
 ما النصر الحق و اعانہ فی ہذا الزمان و ما ادحضی الباطل و ابانہ قد اسبق من الاما تل و  
 او قرآن فلسفہ درہ ثم علی اللہ اجرہ قد فاق الوری بان بلغ الغایتہ القصو سے من  
 علم الکلام و محمل الدرجۃ العلیا فی مباحثہ الیہود و انصارہ و حملتہ مخالفی الاسلام  
 مع اللہ المسامین بطول بقائہ الی یوم وعد الرویتہ و ثقانہ الانیافی لاحد المباحثہ  
 باہل الکتاب حتی یحضرہ و یتعلم منہ المسامی و یخبرہ اذ ہو کشاف الدقائق المفصلہ  
 و احتقائق المشکلہ مما اختفت علی اکثر انباء الزمان ذاک بفضل الشیو تہ من یتار  
 واللہ ذو الفضل العظیم



ترجمہ جمیع حمد ہی واسطی خدائی بزرگ و برتر کے اور سلام ہو جو او اسکے بندہ اور رسول  
 محمد مصطفیٰ پر اور او کی اولاد پر کہ ارباب خرد دہین اور اصحاب پر کہ صاحبان فضل و تقویٰ  
 آج بعد کہتا ہی سب محتاج خدائی باقی کی جانب سید عبد الباری توفیق دیو سے  
 او سکو اللہ واسطی خیر جاری کے اور بچائی او سکو شیطان پیٹھہ جانیوالے سے یہ کہ  
 معنی دیکھا ہی اکثر کتابوں امام کو اور او کی تصانیف کو اور مطالعہ کیا ہی معنی بہت  
 و نون تک او کی رسائل و تالیفات کو پس پایا معنی او کو وای مضامین لطیف و معنی  
 شریف پر وہ اسکے لائق ہیں کہ حورون کے رخسار پر دوات نور سے تحریر ہو ان ہوا  
 کہ او نسی ظلم و حق بدرجہ غایت ہی نہیں مناظرہ کیا کسی مجادل سے مگر او سکو

اور ہونے ساکت کر دیا اور نہ رو کیا کسی کتاب مخالف کا مگر اوسکو ملزم کیا بیان کی ہن  
 اوسین تحقیقات نفسیہ توفیق دیکتی ہن اوسکی ساتھ خدائی پاک کی جانب سے اوعہ  
 نکات کہ نہین چہر او نکو قبل او نکلی کسی جن وانس نے کیا ہی نصرت حق کی اور امانت  
 اوسکی کری ہے اس زمانہ میں اور کیا ہی کر دیا باطل کو اور ذلیل کیا اوسکو بلاشبہ  
 سقوت دیکتی اپنی مجسوس پس واسطے القہر ہی کی ہے نیکی او نکلی اور اوس پر  
 اجر بیشک فائق ہو گئے خلق سے اسطرح کہ پہو چکتی اعلیٰ درجہ پر علم کلام سی اور  
 حاصل کر لیا درجہ ثرا مباحثہ ہو و نصاریٰ اور جملہ مخالفین اسلام میں فائدہ مند  
 کرے اندر مسلمانوں کو ساتھ طول بقا او نکلی کے اوسدن تک کہ وعدہ کیا ہی  
 واسطی اپنی رویت اور بقا کے نہین زیریا ہی کسیکو مباحثہ اہل کتاب سے یہاں تک  
 کہ حاضر ہو اوسکے پاس اور سیکھ و نسی مسئلے اور خدمت کری او نکلی اسواسطی کہ وہ  
 کہولنی واسلے ہن دقائق مشگلہ کے اور حقائق مفصلہ کے اون باتون میں کہ پوشیدہ  
 ہین اکثر اور ابتدائی زمان کے یہہ فضل اندک کا ہی بخشتا ہی جسکو چاہتا اور خدا فضل



بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ اللہ العلیم ونصلی علی سواہ الکریم

جناب تقدس آب مولوی سید ناصر الدین محمد ابو المنصور صاحب سلمہم اللہ الواہب الام  
 فن مناظرہ قدوہ جمہور اشاعرہ کینہ مت بابرکت میں ہکو غدر غدرہ اعلیٰ چند روز بعد  
 نیا حاصل ہے اور ہم اسوقت انکو اعلائے کلمہ حق اور تائید دین متین اور تردید  
 عقائد باطلہ اور تکذیب مشرکین میں سرگرم اور جادہ شرع میں اور مسلک توہم  
 حق و یقین پر ثابت قدم اور راسخ دم پائے ہن فی الواقع مناظرہ نہی ہی و حیات دینی میں  
 حضور موصو کو یہ طوطا حاصل + والسلام علی من تبع الہدیۃ + العبد المذنب اصغر حسین

الشیخ الاطباء  
 حکیم اصغر حسین

مخدوم و مکرم امام فن مناظرہ اہل کتاب حامی دین مبین مولوی سید ناصر الدین محمد ابوالمنصور صاحب لازال کاسمہ ناصر الدین و منصور آمن رب العالمین + بنید کمترین محمد قاسم سلام و نیاز کے بعد عرض پرداز ہے + پر سون بنید کمترین فلاح بریلی نوٹ کر آیا اور کل ایک عینایت نامہ بعد واپسی بہین حکو ملا ممنون ہوا اور مطالعہ مشرف ہوا + محمد درخشان کے دونوں پرچے اور رسالہ تبیان آپ کے عنایت کئی ہوتے تو بریلی ہی رہے مہر درخشان کے پرچے تو مولوی محمد منیر صاحب نے رکھ لئے اور رسالہ مذکور مولوی رنگین نے مطالعہ کے لئے رکھا پر شکام قصد بریلی دیوبندین وہ دونوں پرچے میری فطر سے گزرے تھے مضامین دلنشین دیکھ کر ساتھ لیتی جہان مجمع احباب دیکھا وہیں لے بیٹھا پڑھا اور نوٹوں سے یاد کیا جو سننا تھا مخطوط ہوتا تھا یہی وجہ ہوئی کہ محمد منیر صاحب نے آپ کے پیچھے ہوتے پرچے رکھ لئے خیر زیادہ کیا گزارش کروں اور کہانتک عرض کروں + مختصر یہ ہے کہ یہ مضامین خدا تعالیٰ فی آپ ہی کے لئے رکھے چھوڑے تھے پرافسوس یہ ہے کہ اس زمانہ میں کون سی قدر شناس نہیں + رسالہ تبیان بھی من اولہ الی آخرہ دیکھا کیا عرض کروں یہہ جواب آپ ہی سے دی گئی یہہ آپ ہی کا کام تھا خداوند کریم قبول فرمائی اور جزائی خیر عنایت فرمائے + الحرقوم شہی آم محرم ۹۴۳ ہجری + از دیوبند +

الحق در فن مناظرہ اہل کتاب مولوی سید ناصر الدین محمد ابوالمنصور صاحب عظیم المثال و امام وقت بہت عظیم +

حررہ محمد شتاق احمد و محمد امیر احمد تھانوی و احمد بارخان مدرس مدرسہ دہلی نقل خط جناب کرامت آب قبلہ پاکان جناب مولانا حاجی محمد قاسم صاحب مستحق مدرسہ دیوبند بنام مولوی الفتح حسین صاحب مدرسہ عربیہ اسلامیہ مدرسہ دیوبند ۱۹۴۳

اللہ العظیم ابن عزیز ان کے مقابلہ میں سرانیاں سینہ سپر کر دے اند بھائی دل عزیز دارم بالخصوص  
 سید محمد ابوالمنصور صاحب کہ در نظر قاصدم درین بارہ آیتی از آیات ربانیت قیام میل صیام  
 ہزار صد سالہ را برابر قیام یک ساعت روز و بیداری نیم ساعت شبے ستان کہ حضرت  
 رتو نصاریٰ بر خود لازم کردہ اند نہی پندارم + بخیاں من احسان این عزیزان بر گرد  
 جملہ امت مصطفویت و باز سر اداست ختم کردن در کنار دست شفقت ہم بر سر  
 ایشان نہی گزارند استبر +

## ایضا

مصدر الطاف و کرم جناب سیادت آب مولوی سید محمد نصرت علی صاحب سلمہ العظیم  
 کترین خلائق محمد قاسم سلام مستون عرض کرتا ہی آج نفاذہ خیر ہے مہر خیر  
 ویک پرچہ اسانید میری افتخار کا باعث ہوا اس عنایت کا دل ہی شکر گزار ہوں  
 اور امیدوار ہوں کہ آئندہ ہی یہ عنایت مبدول رہے نفاذہ مذکور کی دیر میں  
 پہونچنے کی یہ وجہ ہوئی کہ میں ایک عرصہ سی بیمار تھا ڈیڑھ مہینے سے بغرض علاج  
 ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب کی عنایتوں کے باعث اونہیں کے مکان پر منتقل ہو کر  
 میں شہر امون نفاذہ سامی اول دیوبند پہونچا وہاں سے واپس ہو کر یہاں آیا تو  
 محکومہ مطالعہ مضامین حضرت امام فن مناظرہ الکتاب سے مشرف ہوا خداوند  
 کریم او کو اور آپ کو باین حمایت اسلام و حمیت اسلامی سلامت باکرامت کہی  
 کترین کی طرف سے اونکی خدمت عالی میں سلام مستون عرض کر دیا اور فرج پہونچا

فی الواقع امام اہل فن مناظرہ الکتاب مولوی سید محمد ابوالمنصور صاحب سلمہ  
 فن خاص میں نہایت محارت رکھتی ہیں گویا اس شہر میں اس زمانہ میں  
 امام فن اور ناصر الاسلام میں جیسا کہ مولوی رحمت اللہ صاحب وغیرہ

محمد شہ  
درود و جهان

محمد یوسف  
عبد

بہی اپنی خطوط میں کہتی ہیں  
محمد عبد القادر متولی مسجد کلاں

حضرت  
سیدنا

مضامین اصحاب موابیر نے لطیف تھوڑے رب قدیر ام واقعی ہیں  
(سید یار علی) (محمد عبد التوب عفی عنہ) (محمد مصطفیٰ عفی عنہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہمارے علماء اسلام نے جو مولوی سید ابوالمنصور صاحب زید مجاہدہ لقب امام فہمناظرہ  
اہل کتاب کے ساتھ ملقب کیا ہے بہت درست و بجا ہی میں ہی اس فن میں اوکو امام ہی  
جانتا ہوں مینی اوکو اس کام میں بڑا غیر متدبایا اللہ تعالیٰ اوکو اپنی حفظ و امان میں  
رکھی اور اپنی محبت اور اخلاص عنایت فرما کر  
کتبہ فقیر محمد عبد اللہ عفی عنہ

محمد  
چہ در فر

محمد  
عبد

چونکہ ایک کتاب مسلمی انعام عام متولفہ امام فن مناظرہ اہل کتاب مولوی سید محمد ابوالمنصور  
صاحب کی اس عاجز کے مطبع میں چھپی تھی اور اور کتابیں رد نصاریٰ میں مصنفہ  
جناب موصوف کی موجود ہیں کہ ہنوز نوبت طبعت کی نہیں آئی اسوجہ سے  
معلوم ہوا کہ مصنف مدوح فی الحقیقت امام فن مناظرہ اور قابل سند دینی  
واعظین رد نصاریٰ کی ہیں اور یہی واعظین رد نصاریٰ سے ہی سہما گیا ہے

محمد  
۱۲۸۲

الکلام کلامان کلام لوفاق الحق و کلام بخلاف الحق فصاحب الاول  
من فریق فی الجنتہ و صاحب الثانی من فریق فی النار و متقولہ تعالیٰ  
فریق فی الجنتہ و فریق فی السعیر حق تو نون ہے کہ امام فن مناظرہ

اور اثبات حقیقت دین حق محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والتحبہ من کتب متخاصمین سے  
ذمی ید طولی ایسا دیکھا کہ اتنا ایسا دیکھا نہ تھا اس فقیر کو بارہ سال سے اتفاق  
مواافت و مواسلت کا ان شکستہ ہمیشہ آپ کو اسی امر میں سرگرم پایا اور قلوب مختصر کو  
ان کے بیان سے منقبض اور چین کو اکودہ عرق شرم پایا انکا وعظ بھی سنا تھا  
کو بھی دیکھا ایسا سنا دیکھا کہ دیکھنی شے سے علاقم رکھتا ہے اس امر خاص میں  
کوئی اہل اسلام سے جو انکا مخالف ہی عنید الد اخضام ہی اور جو موافق ہی  
محدود معاون اسلام ہے اوصاف انکی اس باب میں مصداق اسکی ہیں +  
ہمندر گفتگوئی آید + آب جو در سبونی آید + اللہ جل شانہ انکو قرون شیر مبارک ہی  
بن فقیر محمد حسین فقیر + ۱۲ رمضان ۱۲۸۰ھ ہجری فقیر محمد حسین

من مطالعتہ تصانیف ہذا الماسر عتہ ان امام فن مناظرہ اہل الکتاب السید  
المولوی محمد ابی المنصور ہو الذی لایلیق لاصد فی ہذا الباب ان یبادر الا اذ  
استحسنہ ہذا الحبر الذی ہو خیر للحقۃ باولی الالباب فاعتبروا یا اولی الالباب +  
احمد حسن عفی عنہ

۱۲۸۹  
سید احمد

جناب مستغنی عن الاقاب امام فن مناظرہ اہل کتاب مولوی سید محمد ابی المنصور  
صاحب صانہ اللہ تعالیٰ عن الشہ الدہوری الواقع برطسے فاضل اور صاحب  
کمال ہیں فن مناظرہ اہل کتاب میں ایک فرد بی مثال ہیں اس فن میں انہیں  
دستگاہ کامل ہی جمیع علما پر ترجیح رکھتی ہیں وہ ید طولی انکو حاصل ہے منکر  
اونکی اس فن کا سفیر و جمیع ہی بڑا اچھل سے مردود بالتحقیق ہے کیونکہ

اور نہیں جو فضل حاصل ہے وہ اس سے جاہل ہے منادیان اہل اسلام  
 جب تک کہ اس ذات بزرگ صفات تلمذ و اجازت منادی حاصل نہ کریں منادی  
 کہنا اور لگانا کبھی بے معنی ہے جہل مرکب بھی فعل یہودہ ولا یعنی ہے اسلمی کہ جو  
 مہارت اور علم اس فن میں پسند احبار کبار محافلین بقبرت حرقا حرقا  
 اور نہیں حاصل ہے وہ کسی کو کم ہے یہ وہ شخص ہیں کہ جنگی تحسین میں حضرت  
 شیخ العلماء مولانا سید نذیر حسین صاحب و سر غلامی علما اعظم مولوی محمد قاسم  
 صاحب و مستند خلق اللہ مولوی رحمت اللہ صاحب صاحب از اللہ الاولیاء  
 و جناب والا کرام ہادی الخلق لوجبہ اللہ مولوی محمد کریم اللہ صاحب جیسی علما  
 نقیبہ راہین و لہذا تمام منادیان اہل اسلام کو سند و کمان سے عموماً و نادیا  
 دہلی کو حضور لا یرحمہ کہ جناب مدوح سے اجازت و سند تلمذ حاصل کر کے منادی  
 و وعظ کی لمی قدم بڑھائیں و گرنہ انہم افتوا بغیر علم ضلوا فاضلوا کے مصداق و وجہ  
 آپ گمراہ بنیں گے خلقت کو گمراہ بنائیں گے واللہ اعلم

محمدی السنن  
 محمد غلام اکبر خان

لا تکتوا الشہادۃ من یکتمہا فاندہ ثم قلبہ

حق است این سخن حق نباید نہفت + اگر چشم انصاف و کینجی اور دل میں  
 حقیقت کو بار دیجی تو امر حق جلو فرمائے گا اور صاف ظاہر ہو جائے گا کہ ناصر دین  
 مستین ہادی راہ یقین منصور علی المشرکین جامی اسلام و مسلمین ناجی  
 کفر کافرن مود دین و دیندار موحدا کامل التیار امام الواعظین عمدۃ المناظر  
 جناب کمالات انتساب مستفی عن الاوصاف والالاقاب امام فن مناظرہ  
 الکتاب مولانا و بالفصل اولینا مولوی سید ناصر الدین محمد ابو المنصور صاحب  
 صنادید العصر عن الشرور و الدہور ہمارے علما معتبرین اور فضلاء شیخین

کونین غلام اکبر خان  
 مضافہ و اضافہ  
 و بیان اعجاز و  
 نصارت

افضل ہیں خصوصاً فن مناظرہ یہود و نصاریٰ میں بی مثل و کمال ہیں اور مخصوص  
 میں تو وہ معلومات و دستگاہ بہم پہنچاتی ہے کہ علماء ربوبہ و دین موافقین و  
 مخالفین حاضرین غائبین نے بہت پزیرائی آپ کی امامت پر خیر لگائی + آپ کی  
 تسبیح و تہنیت ہر فرقہ منظر معنی ماقبل و دال ہے جو حال ہے مفصل جو بحث ہی  
 حاصل جو سوال ہی خصم فکرم جو جواب معنی دندان شکن حتیٰ کہ نصاریٰ اہل کتاب  
 مان گئے مناظرین مخالفین کے اور مان گئی سبحان اللہ تحریر تہنیت تاثیر  
 کی عبارت ہی یا ولی زین دل کی کرامت جس سے دل مردہ زندہ ہوتی ہے  
 بہوئے بہشکے راہ پر آتے ہیں پادریان نصاریٰ اور کورس عین ہوجا ہوں  
 لاجوابی سے بہت نبی جاتے ہیں مگر حاسدین مخالفین جو لکیر کے فقیر ہیں بی قیل  
 قال اپنی حال میں مست ہیں غفلت کی نیند میں پڑے ہوئے خواب ہائے  
 پریشان و یکہ رہی ہیں جب بیدار و ہوشیار ہو کر آنکھوں سے پردہ تعصب  
 دور کر یں گی آپ متفق ہو کر یوں نگار اوٹھیں گے کہ بہت حق است این  
 از خلق نیست + بہت این مرد صاحب دلق نیست + الکت علی الحق  
 فہو شیطان اخر کس + حرۃ محمد سبحان بخش طالب عفی عنہ



فی الواقع جو شخص کہ اس فن میں مداخلت نہ کرتا ہوا و ربط نفسانی اپنے کو و  
 رد نصاریٰ مشہور کری تو یقیناً بسبب ہونے علم کتاب کے اور سکا و عظیم خالق  
 خالی نہ ہو گا انبیاء علیہم السلام کے حق میں کفر کیا لوگوں کو برا بھلا کہہ کر اہل شہر کے  
 امن میں خلل ڈالنا اسلام اور علماء اسلام کو مخالفوں کی نظر میں سبک اور حقیر کرنا  
 دہلی میں جو بعض عوام و غطرہ نصاریٰ کرتے ہیں بس ان لوگوں کی حیثیت کی عیب  
 ہمیشہ خطرہ ان قیٹوں باتوں کا لاحق رہتا ہی ایسی لوگوں کو بغیر اجازت



جناب امام فن مناظرہ اہل کتاب سید محمد ابوالمنصور صاحب کے وعظ کرنا نہ چاہئے فقط

خلف غلام شاہ امتی  
محقق صادق و درمی لنہ

محمد ضیاء الدخان

سید حسین سید صاحب  
ولد محمد علی

التقلین محمد علی  
خادم شرع و سوحین  
تقاضی القضاہ

حادثاً و مصلياً و مسلماً

جناب فضیلت مآب کمالات انستاب امام فن مناظرہ اہل کتاب مولوی سید محمد ابوالمنصور صاحب لازال کا سیمہ منصور علی اعداد الدین فی تحقیقت اس فن میں فرید الدہر و حید العصر ہیں یہ امر کالمش فی وسط السار و روشن و مبہر ہے کہ حضرت مجدد اس اپنے اقران و شامل میں لاثانی ہیں یہ وہ کام کر رہے ہیں کہ آج کل فضل العبادت ہے اور اس سے بہتر اور برتر کوئی کام نہیں میرے اور ان کی پذیرہ سال سے ملاقات ہے بیشتر اس سی کہ آپ لانا مولوی رحیم بخش صاحب نقشبندی سجادہ نشین خالقاہ حضرت شاہ غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوئی ان کو اسی کام میں مصروف پایا منادی و وعظ و نصاریٰ انہیں کو روا اور زیبا ہے آج کل کی منادیان اہل اسلام اگرچہ می شرف تلمذ و فیض عجت ان جناب کا حاصل کر کے اس امر میں اقدام کریں تو بجا ہے کیونکہ ان کو جو اس فن میں

صاحب  
محمد  
خاندان  
شاہ  
محمد  
ابوالمنصور

وعلکم الخیر و معلومات فائقہ حاصل ہے وہ اور کسی کو کہاں ہی ہے وصف و تعریف اور میں کو  
خود کمالات اور معرفت اور ست نہ کوئی آج اوس کی برابر نہیں ہے وہ سب کچھ ہی الایمیر نہیں ہے  
+++ حرور فقیر سید محمد اکبر علیٰ رحمۃ اللہ بوسے فقط +++ ++ ++ ++ ++

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضہ پندرہ برس کا ہو کر اقامت امام بابائے شاہ صاحب مرحوم میں محدودی داستان  
حضرت مولانا مشتاق احمد صاحب مدظلہ سے پڑھتا تھا اور اون کی زبانی اکثر اوصاف حمیدہ  
جناب والا کمال امام فن مناظرہ اہل کتاب سید محمد ابولنصرت سلمہ اللہ تعالیٰ عن آفات الدہور  
الشریہ و رشتہ تہا خدو شمار و فیضائے میں جو ایک کتاب نوید جاوید امام موصوف اور ست  
تصنیف فرما چکے تھے اوس کی جید تعریف سن کر اکثر دست بد عار متا تھا کہ یا اللہ کونسا لون  
ہو گا کہ راقم ان کی خدمت میں مشرف ہو گا کچھ کہنے نہ کرے کہ دعا مقرون اجابت ہوئی  
یعنی امام موصوف تشریف لائے اور راقم کو بھی اون کی زیارت ہوئی حقیقت میں جیسا کہ  
ہوا اوس سے کہیں زیادہ پایا تصنیف کو جو کچھ ایسا پایا کہ متقدمین کی سب تصنیفوں سے  
بالا سرچ توڑیں ہے کہ یہ ڈھنگ ہی نرالا ہے اور سرور سے راقم کو شوق تلمذ حضرت موصوف  
سے پیدا ہوا احسان خدا کہ یہ امید بھی برآئی یعنی چند مدت خدمت والا میں حاضر ہوا  
فیضان جناب سے بہرہ اندوزی پائی میں سچ کہتا ہوں اگر کذب ہو خدا منہ کالا کرے کہ  
حضرت اس فن میں امام ہیں سب منادیان اسلام کو مناسب بلکہ واجب ہے کہ حضرت کی  
اجازت سے یہ کام کریں دین اسلام کریں جو شخص اجازت حضرت موصوف کے  
اسلام کرتا ہے بہت برا کام کرتا ہے انجام کار خطا پائے گا کہیں کہیں ضرور رہ جائے گا ذات  
اوشہائیکہ آپ بھی بدنام ہو گا اور سب مسلمانوں کی تحقیر کرے گا۔ نعوذ باللہ اگر ایسے کام کو  
مخالف ہے وہ مردود و بدتر از مرد و بیشک بڑا جاہل ہے۔ فقط ++ ++ ++ ++ ++  
بہ راقم خاک امید دار مغفرت غضا محمد عبد المجید واعظ دار نصاریٰ ہے

قطع نظر اس کی کہ فقیر اور جناب امام فن مناظرہ الہ کتاب کا ادنیٰ شاگرد ہے میں نہایت  
راستی سے عرض کرتا ہوں کہ واقعی جناب مولوی سید محمد ابوالمنصور صاحب امام مناظرہ  
اہل کتاب بے مثل نہیں پہلے میں جانتا تھا کہ بانیل وغیرہ بذریعہ ترجمہ استعدادی کو خود مٹا  
کرنے سے آسکتی ہے لیکن جبکہ فیض صحبت حضرت سے بخوبی ثابت ہوا کہ صحیح و عمدہ طور پر  
انہیں آسکتی لہذا بعد تامل و تحقیق بسیار شاگردی اختیار کی حقیقت میں یہ فن بے استاد  
صحیح و درست نہیں اور جو حق ہے وہ کما بیشی حاصل ہونا ممکن نہیں علم کیا ہو جو بے سند  
حاصل نہ لیں واعظین روعیسا بیان کو چاہئے کہ بغیر اجازت جناب مدوح کی ہرگز اس  
وعظ کی جرأت نکرین فقط بندہ الفت حسین مدرس اول مدرسہ عربیہ

محمد سید محمد حسین مدرس اول مدرسہ عربیہ

نقل خط مولوی سید محمد صادق صاحب مذہب شیعہ پیش نماز دریں وجاہیر دار موہتہ  
تحصیل بلبل گدہ بنام مولوی سید الفت حسین صاحب مدرس انگلو عربی دہلی  
اعجاز حسین کے ماہر سالہ ذوقیہ الوداد پونچھ سیحان السدا امام کی تصنیف ہو گیا کہنے  
ہیں بیشک یہ شخص اپنے زمانہ کا امام ہے۔ زیارت کا بہت شوق ہے خدا نصیب کرے  
نویذ جاوید و دولت فاروقی بھی ہمارے واسطے ایک جلد ضرور لے لیجئے۔ یکم ربیع الاول ۱۲۹۱ھ

دستخط مولوی سید محمد حسین صاحب مذہب شیعہ مدرس مدرسہ عربیہ  
• • • پیش نماز شیعیان دہلی • • •

اگرچہ مجھ ذرہ بے مقدار کا کیا شہنہ کہ آفتاب کی بائین کرے مگر چونکہ ولائکتہ و شہادۃ آیا  
لہذا یہ عرض ہے کہ درینولا اس اُجر سے دیار میں جناب فیض تاب امام مناظرین  
الہ کتاب جناب مولوی محمد ابوالمنصور صاحب دام مجدہ کا دم قدم نہایت غنیمت و اکبریت  
ہے واقعی کتب عیسایہ پر خوب نظر ہے اس فن میں یکیت سے دہر میں کیا احیا ہو کہ

۲۷  
مولوی  
الفت حسین مدرس  
اول مدرسہ عربیہ  
دہلی  
دستخط  
۱۲۹۱ھ

که استانی و دو عظیم در نصاری ایگو اپنا استاد بنائش اور یہ کمال ان سے حاصل کریں  
 کمترین محمد حین - { العبد الاحقر عبد العزیز بن سلام احمد لکنوی  
 مصنف کتاب بنیائے محمدی و تارات محمدی  
 تقریظ تار قیمہ الوداد از جانب توابع حضرت امیر الدین صاحب الدین برقعہ  
 نصاری مارایت فی سناظرہ اہل الکتاب کتاب احسن من ہذا الکتاب الذی الفہرست  
 مسیح انتخاب ناصر الاسلام امام اہل الکلام المستہور فی الجہود کالتور علی سابق الطور الیہ  
 محمد الیوم منصوصہ تم طبعہ ولدہ الجلیل و خلیہ جہل السید نصرت علی فی مطبعۃ المسیحیہ بضرۃ المطابع  
 الواقعہ فی بلدہ الدہلی لاند ال مولفہ بہ لفرقۃ الدین منصور او طالعہ علیہ و استاعہ شکوہ  
 کل واحد من الولد ولولہ حمد الدتا با و اجور اکتبہ الاحقر المنظر فی الرابع من تہر صیام  
 ۹۱ھ من ہجرتہ سید الامام علیہ وآلہ وصحبہ الاف الصلوہ والوف السلام فقط



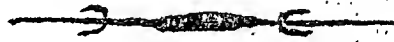
چون دو امر برائے درستی معاملات دنیا و دین کا قافہ مسلمین لازمی امر کی اصلاح حال و  
 دیگرے صلاح مال تاد دنیا از شور و تہر وغیرہ افعال و سیمہ کہ لازمہ جہالت اند بان مانند  
 عقبہ بوسیلہ اطاعت مقبول مورد الطاف خدا و رسول صلعم باشند پس بملاحظہ تصنیفات عامی  
 دین بیتن سرگرم خادم حضرت سید المرسلین صلعم امام فن مناظرہ اہل کتاب سیدنا حضرت  
 محمد الیوم تصور این ہر دو نتیجہ ما ذہن نستین ارباب علم و فہم تہذیبی سبب شیخ تصنیف  
 مذکورہ طبایع مردم از تورق جاہلانہ بحایب علم کتاب متوجہ ستند و عافلان از فضائل  
 نمایند اسلام آگاہی یافتہ ذخیرہ سعادت آخرت اند و خلتند با انہیہ جواب یک مختصر رسالہ ہم  
 از تصنیفات امام فن مناظرہ اہل کتاب خارج از حیطہ مکان علماء نصاری وغیرہ گردیدہ است  
 فی بحقیقت این چنین تصنیفات بظلمت بے مثل بودن خود - کلام الامام امام الکلام بودہ اند  
 حق تعالی مصنف مدوح ما لا مال حسنات دارین فرماید فقط المرقوم ۹۱ھ رمضان البانی  
 ۹۱ھ ہجری روز شنبہ

ناصر الدین افشار  
۱۲۸۹

جلال الدین اکبر  
۱۳۹۰

سردار ذوالفقار خان ابن سردار محمد علی خان  
ابن امیر دوست محمد خان غازی والی کابل

سردار جلال الدین خان ابن سردار محمد اکبر خان  
غازی ابن امیر دوست محمد خان غازی دانا  
امیر شیر علی خان والی افغانستان



نہار شکر ہے اوس ارحم الراحمین کا کہ جہلائے ہند پر رحم کیا اور ایسی ذات جامع الیہ  
یعنی ناصر الدین و الدین مولانا سید محمد ابوالمنصور امام فن مناظرہ الہ کتاب کو ہماری طرف  
بھیجا کہ جنسے ہمارے تمام شبہات جہالت کو یکدم محو اور منسی کر دیا اور فتنہ عظیم کی خوف  
سے آزاد کیا ہکواؤں کی ارشاد و غط نے لعین کلی بختا اور اون کی تصنیفات نے  
دعویٰ کامل عطا کی اور اون کی جوابوں شافی نے جہل کی آگ کو جو ہر وقت بسبب سنی  
مطالعین غیر مذہبی کے ہمارا غصہ بڑھاتے تھے بالکل منطقی کر دیا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ  
جواب ترکی باتر کی تردید مطاعن از روئے تقریر و تحریر چاہئے نہ بحوالہ لٹہ و شمشیر اسکا  
نام مرکب ہے اسواسطے خیر خواہان اسلام اور خواہان سرکار نے انکو امام فن مناظرہ  
الہ کتاب مقرر کیا اگر انصاف کی نظر سے دیکھا جائے تو آپ کی ذات سے علاوہ فوائد  
دینیہ کے مصالح دنیوی بھی بخوبی متصور ہے اس لئے کہ جب باور صحت جوئے کلام  
اثبات امیر کہنا اپنا طریقہ کیا تو ضرور حمیت دینیہ کسی نہ کیسواں کے جواب دینے پر براجماع ہو گئی  
اور وہ ناواقف مناظرہ ہی دون کی لہگا اور رفتہ رفتہ یہ امر موجب خستہ اور مناقشہ  
کا ہو جائے گا پھر ضرور اوس کی ہم مذہب لوگ ہی اوس کی مددگار ہونگے آخر یہ امر بجز  
فساد ہو کا چننا بچہ مصداق اسکا یہ ہے کہ کوئی سال شلی نہیں جاتا ہے کہ ایک دو وارڈ  
قبیل کی نہ گزرتی ہوں پس مجاہد کہ مولانا محمود علی وہ طریقہ مناظرہ ایجاد کیا کہ چیمین

کہ ایک تذلیل نہ تو ہیں نہ گفتگو سخت نہ کلام دہشت ملامت سے سمجھنا اور مہولت سے جہاننا  
 جسے آپ کا حفظ سنایا تصنیفات کو دیکھا جائے شک او سکولفین ہو جائیگا کہ ایسی تقریر و تحریر  
 سے سوا انہما حق کی کسی طرح کی برائی اور فساد متصور نہیں ہی اس لئے اس بارہ میں حق  
 یہاں سے بٹہ کہ جس طرح اہل اسلام نے آپ کو امام حق مناظرہ الہ کتاب مقرر کیا اس طرح سرکار  
 کی طرف سے جمیع مسلمانوں کو ہدایت ہو کہ بغیر رشد حاصل کرنے مولانا ممدوح کی کوئی  
 رد و شمار ہی نہ کرے کہ اگر لوگ بغیر تربیت یافتہ بے سمجھے بوجھے اپنی شیخی جہانگیر کو جو کچھ  
 میں آتا ہے کہہ بیٹھتے ہیں آخر وہ موجب بد نظمی جہانگیر ہوتا ہے اس لئے

نواب محمد عمر علی خان بہادر فیروز جنگ  
 والی رایت ماسودم -

اشرف الدولہ محمد سید علی  
 بہادر مصفا جگ منڈل  
 نویسنہ دانی ۸۸ ۱۲

قواب کرنا

مولوی ولی اللہ صاحب نابینا لاہوری امام بادشاہی مسجد مقام ناہو مسند  
 کتاب صیانت الانسان نے میرے سامنے مقام ہوسیار پور میں فرمایا و بڑ  
 مجمع عام کے کہ فی الحقیقت سید ناصر الدین محمد ابو المنصور صاحب امام حق مناظرہ  
 الہ کتاب ہیں اور اس لقب کی سر اور وہی ہیں اور وقت میں فی جواب دیا کہ  
 یہ قول آپ کا نہایت صحیح و درست ہے امام صاحب کی تصنیفات سے اوکا  
 یہ شرف بخوبی ظاہر ہے فقط مورخہ ۱۰۰۰ فی ۱۰۰۰

العبد  
 مرزا محمد جالندہری مصنف المائے کورٹ

آسمانی غیور و ادبیر شیخ محمدی - مہر محمد

**فصل دوم**  
 نقل تحریر ممبران انجمن اسلامیہ واقع مشن سکول گوجرانوالہ منت  
 جناب امام فن مناظرہ اہل کتاب سید ناصر الدین محمد ابو المنصور  
 الجانی سلیم وادای مومنین جناب امام فن مناظرہ اہل کتاب

تسلیم۔ آفرین صد آفرین ایسی بہت عالی پر یہ بیشک کسی عالم کی لیاقت کا حال اسکی  
 تصانیف سے معلوم ہوتا ہے اسوقت ہماری انجمن ہو رہی ہے بے اختیار زبان سے یہ  
 مصرعہ سرزد ہوتا ہے۔ این کار از تو آید و مردان چنین کنند ہم سب مسلمان جو محمد مجتبیٰ  
 اسلامیہ گوجرانوالہ ہین شکر بدر گاہ بے نیاز بجالاتے ہین کہ ہماری قوم میں بھی ایسے  
 ایسے بے نظیر مسلمان ہین خداوند کریم آپ کی بہت میں برکت دیوی کہ آپ ہمیشہ اپنی  
 تصنیفات سراپا برکات سے مسلمان کو فیض پہنچاتے رہیں۔

ممبران انجمن اسلامیہ گوجرانوالہ۔  
 بقلم محبوب عالم سکریٹری انجمن مرقوم ۱۹ اپریل ۱۹۶۶ء

بلا خط مہربان خالصان حافظ محمد اکبر الخالصی  
 مرحلہ محمد علی عفی عنہ از کانپور

مقام دہلی  
 ۱۳ ذی قعدہ ۱۳۹۹ھ ہجری  
 بالفعل سنا گیا ہے کہ ایک انجمن اسلامی دہلی میں قرار پائی ہے آپ اور شفقی مولوی محمد  
 صاحب وغیرہ اس کی ممبر ہین اور عہدہ انتظامین امام المناظرین جناب مولوی سید ابوالمنصور  
 صاحب میر مجلس ٹہرے ہین یہ سکرطبیعت نہایت خوش ہوئے خداوند کریم اس مجلس کو  
 مع اس کے حامیوں کے قیامت تک قائم رکھے اور گمراہوں کا رہنما بنائے۔

۵  
 حضرت مولانا محمد علی عفی عنہ  
 صاحب میر مجلس ٹہرے ہین



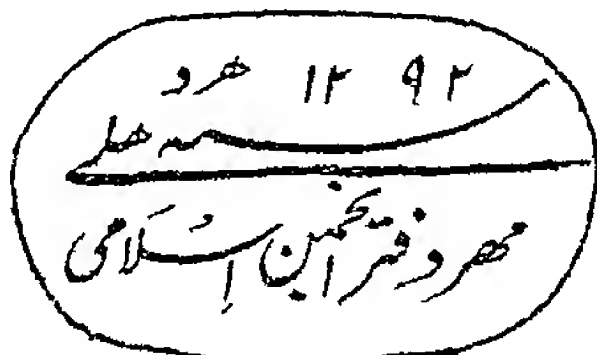


الارسماء وضلوا واضلوا عن لصلراط المستقیم واولوا اوبارسم عن النج القویم خدام اشکو  
من غواہتم وضلالتهم وشرورهم وجہالتهم وقد ضعف الاسلام من اراہم الفاسد  
وعقولهم الکاسدہ فتوزباہ من شرور النفسا حتی لعبت الدبر جلا حلیما امام الفتن مناظرہ  
اہل الکتاب وفاضلا کریمیا من نسل سلالۃ الاطیاب سلام اللہ علیہم الی ان <sup>قوا</sup> التشر  
بالحجاب لا غروانہ امام ہذا الفتن ووحید الزمن <sup>الوہد</sup> المصنوع ورجزہ اللہ عن الاسلام  
خیر الجزاء وحمادہ عن شرور الاعداء فائتہ ایدین الاسلام کما اید جہدہ خیر الانام علیہ  
والسلام وغایۃ الاجتہاد فی اعلامی کلمۃ الاسلام۔

حررہ العبد الراجی الی رحمۃ ربہ القوی محمد بن حسین علی المعروف بسید محمد رضا اللہ  
ابن المولیٰ منتقل الی جوار القدس مولانا مفتی السید ولد ار حسین اعظمی <sup>مقدمہ</sup>  
ترجمہ میں تیری حمد کرتا ہوں اسی وہ جیسے حکم کیا ہے ساتھ شک ثقلین اور  
اعتقاد جلیلین کی ایک اون میں سے عظیم تر ہے دوسری سی اس میں شک نہیں  
ہے اور میں صلوٰۃ اور سلام بھیجتا ہوں اور پختہ تیری انبیاء کی اور سردار تیرے  
رسولوں کی اور تیرے حبیب اور صفی محمد مصطفیٰ پر جو کوئی برگزیدہ کیا ہی دونوں  
جہان میں اور اوپر آک نبی و عترت رسول تیرے کے جو برگزیدہ ہیں۔

بعد حمد و صلوٰۃ کی فوس ہے واسطی زمانہ کی تحقیق جس میں بلند کئے گئے ہیں علمائے  
ضلالت اور افوس ہی واسطی اہل اس زمانہ کی جن کی راؤں پر غالب ہوئی ہے  
ہیانتک کہ بدل دیا ہی دین خدا کو اور بیکار کیا ہے فرایض و احکام کو پس نہایتی  
رہا اسلام سے لیکن ہم اور قرآن سے لیکن رسم اور گمراہ ہوئی اور گمراہ کیا صراط مستقیم  
سے اور پیٹھ پہر لے راہ مضبوط سے کہانتک شکایت کروں اس کی مگر اسی وصلات  
اور شرارتوں اور جہالت کی اور تحقیق ضعیف ہوا اسلام اون کی آرا می فاسدہ اور  
موقوف کاسدہ سے پس پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ خدا کی اپنی نفس کی شرارتوں

ما تلمذہ بکلمتہ کیا خدا سے مروی علم اعداد میں من مناظرہ اہل کتاب اور فاضل کریم نسل سلالہ اللہ  
سے سلام ہو خدا کا اولن پر جب تک کہ معدوم ہو آفتاب بنین شک ہی کہ یہ شخص امام اس  
فن کا اور کچھ نامی زمانہ ہی یعنی ابوالمنہ و جزادی اللہ اولن کو اسلام سی بہترین جزا اور غوث  
یکے اولن کو شریعت اعدا کی ہیں یہ تحقیق اور ہون فی تائید کی دین اسلام کی جس طرح تائید کی  
اولن کی جد بزرگوار حضرت خیر الانام جامع نے اور کوشش کی بد جہ نایت بیچ غاہر کرے کیا یہ



تمہ روڈ اور منقذہ دوم ماہ اپریل سنہ ۱۰۱۰ عیسوی

یہ مکان حاجی قطب الدین صاحب صدہ انجمن

جلسہ امروز میں ممبران منسلکہ دلی رودنی انجمن انجمن ہوئے۔ حاجی قطب الدین صاحب

صدر انجمن۔ مولوی الطاف حسین صاحب حالی مدرس مدرسہ عربی۔ مولوی الفت حسین

صاحب مدرس مدرسہ عربی۔ سید صغریٰ صاحب سہشت سکرٹری رو نیو کلرک ہندو

منشی خیر الدین صاحب سہشت سکرٹری مدرس مدرسہ۔ مولوی محمد شاہ صاحب

مدرس مدرسہ انجمن۔ حاجی غلام اولیا صاحب۔ حکیم فہیم الدین خان صاحب بیسپل

کمشنر دہلی۔ خواجہ شرف الدین مودودی۔ منشی غلام حق صاحب۔ منشی محمود الحسن

صاحب۔ سید قاسم علی منشی سرستہ انجمن۔ خواجہ علی احمد خان صاحب احمدی سکرٹری

دفعہ سوم۔ مضمین فضیلت دعوت اسلام منصفہ خباب امام فن مناظرہ اہل کتاب

سید ناصر الدین محمد ابولمصور صاحب منشی نجم الدین صاحب اسٹنٹ سکریٹری لکھنؤ  
 پیراجون کہ مضمون مذکور لطف و مہمانت عبارت کے علاوہ اثر بخش ہونے میں بھی بے نظیر  
 ہے اور حرارت اسلام کو تقویت دینے والا ہے اس واسطے سب حاضرین جلسہ اوس کے  
 سنے سے نہایت خوش ہوئے اور امام صاحب مجددی اس سیر یا مہمت اور دلیری کو  
 انجمن سے دل سے مداح و ثنا خوان ہوئی فی الواقع ہمارے شہر میں ایسے آفتاب علم و حامی  
 دین محمدی کا نہ ملے گا گوں کی تیری خوش طالعی ہے بلکہ گروہ مسلمانان کی باعث فخر  
 ہیں اگر آئندہ ہی اس قسم کے مضامین ہدایت شون منشی نجم الدین صاحب لاکرا انجمن  
 پیراکرین تو نہایت بہتر ہے اور بذریعہ ارسال نقل روڈا و ہذا جناب امام صاحب کرم  
 سے یہ درخواست کی جاوے کہ جناب مدوح الذکر بھی بنظر الطاف اپنے مضامین و خط  
 انجمن میں لطف فرمایا کریں تاکہ یہ انجمن بھی دولت ہدایت سے سرمایہ اندوز سعادت یابی  
 ہو کر سب بعد وقت نماز قریب آیا اور بعد شکر یہ صدر انجمن جلسہ برخاست ہوا

قاسم علی منشی انجمن

السید علی دام مقام سکریٹری

### ایضاً از مولوی سید اکبر علی صاحب مدظلہ

کیا مجھے جناب پیر و مرشد مولانا صاحب مولوی خواجہ عبد اللہ صاحب امر و ہوی رحمۃ  
 علیہ نے بیان فرمایا تھا کہ میں فی ایک روز خواب میں دیکھا کہ مجلس بزرگان اور اولیاء اللہ  
 رحمہم اللہ کی قائم ہے اور اوس میں میرے پیر و مرشد حضرت حافظ محمد موسیٰ صاحب  
 شتی مالکپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی تشریف فرما ہیں اور اوس مجلس میں ایک رسالہ لکھا  
 پڑھا جاتا ہے تو اوس باب میں حضرت حافظ محمد موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اسکے  
 مصنف امام فن مناظرہ الہ کتاب مولوی سید محمد ابوالمنصور صاحب جو کام کر رہے ہیں  
 اون کی ایک گہری کامیابی خالقہ کی اس تمام شب بیداری اور اذکار اور

اشغال ہی تو اب میں عند اللہ بدرجہ ما بہتر و برتر ہے۔ - حمد و سید محمد اکبر علی الحسین ابی الدرداء

علاوہ اسکے ہزاروں شرفاوردوساروعلماوسے جو یہ تسلیم امامت جتہ

امام صاحب تحیرین ارسال فرمائی ہیں اودن سب کی گنجائش

یہاں ناممکن ہے لہذا ان میں سے بعض تحریر

نقل کی جاتی ہیں

ارباب سید عبداللہ بن اشرف رحمہما ولسین محبوبہ شریف حضرت مخدوم سلطان سید اشرف

جہانگیر مرقومہ ۲۵ ذی قعدہ ۹۲۲ھ ہجری ودر خط موسومہ سید نصرت علی صاحب مالک امام صاحب

تجدت بابرکت نیاب فیض ماب حامی دین اسلام مقرب ملار امام صاحب امام فن متناظر ملک

مولوی محمد ابوالمنصور صاحب المازالت شمس فیوضہ بانہ ختمہ سلام علیک وقلبی لکھنا

ایضاً مرقومہ ۸ ذی قعدہ ۹۲۲ھ ہجری بنام سید نصرت علی صاحب مالک ناصر الاخبار دہلی فقط

ایضاً صاحب اسرار امام حسین صاحب مدرسہ مدرسہ لاہر لور ملک اودوہ

ایضاً افغان خان وکیل سرکار ابد قرار بغیر آخرا زمان مسلم در خط مرقومہ ۲۲ مارچ ۱۲۷۲ھ

ایضاً آفتاب عالی صاحب خلیفہ سید محمد حسن صاحب حبیب وزیر اعظم ریاست پٹنہ در خط

۵۰ جنوری ۱۲۷۲ھ بنام سید نصرت علی صاحب -

حضرت مولوی سید نصرت علی صاحب زادعنا یا نگم - عنایت نامہ بیوچا اور شہ سلطان

کو پڑھ کر نہایت خوشی ہوئی خداوند تعالیٰ یہ اعزاز آپکو مبارک کرے۔ کتاب نوید جاوید

اور دولت فاروقی دیر ہوئی بیوچ گئی تین لیکن کچھ ایسا اتفاق رہا کہ میں اون کی

آپکو بہنیں لکھ سکامعاف کیجئے۔ حضرت امام صاحب مدظلہ کی یہ خدمت دینی اس قابل

ہے کہ سب مسلمان کیا شیعہ کیاسنی اوس کی سب شکر گزار ہوں خدا اوکو اس کی جزا سے خیر

بے عجب کام کیا ہے اور عجب طرح سے عیسائیوں کی تسفی کی ہے میری طرقت بہت

و عار و ثنا کی بعد سلام سنون کہئے اور جو کچھ لکھنا ہو گا پہر لکھون گا دال سلام۔

۱۵۔ جنوری ۱۲۹۳ء عیسوی فقط۔

ایضاً مولوی حکیم محمد حسن صاحب، اناجمیر شریف در خط مرقومہ ۲۲، شوال ۱۲۹۳، ہجری۔  
مصنف تفسیر شاہی۔ اقرار امامت ختباب امام صاحب۔

ایضاً مولوی فخر الحسن صاحب مدرس مدرسہ خوجہ در خط مواثرہ۔

ایضاً نواب سلطان شہیم محمد حسین علی عرف بک نواب جاگیر دار ہر لور در خط موسومہ مولو  
سید نصرت علی صاحب مرقومہ ۳۱، گشت ۱۲۸۷ء۔

اس میں ایک غزل لغتہ ملفوف کرتا ہوں جو حال میں میں نے لکھی ہے۔ آرزو ہے کہ غزل کو  
جناب قطب العارفین امام فن مناظرہ ابھکتا جناب مولانا ابوالمنصور صاحب مدظلہ  
کے حضور آپ کی زبان سے سنواؤں اور دعاؤں کہ سخن میں شیرینی آجائے فقط۔  
ایضاً اقرار امامت ختباب امام در خط مرقومہ نواب احمد علی خان صاحب .....  
..... مرقومہ ۸، جنوری ۱۲۹۳ء از مقام بہاؤ ضلع بلبند شہر۔

## فصل سوم

مولوی سید محمد ابوالمنصور میر سے ساتھ پانچ چھ برس رہا اور اکثر وقت توریٹ انجیل کے  
درس میں بہت کوشش سی صرف کیا یہ ایک رئیس ہی کہ جبکا چال چلن بہت اچھا ہے  
میں ہر طرح لہتیں کر سکتا ہوں کہ وہ ایک ذمی لیاقت عالم پاک کتابوں توریٹ انجیل  
کا متفرق زبانوں میں ہے اور بہ سبب شائق ہونے کے حاصل کی ایک عمدہ لیاقت  
ہندی میں علاوہ اردو فارسی وغیرہ کی اور کئی قدر انگریزی اور رومن کرکٹر لکھنا اور  
پڑھنا صفائی سے حاصل کیا اور اچھی ترقی کی بیل کی علم میں اور میں ہر طرح سے  
الہین کر سکتا ہوں کہ وہ ہے عمدہ خاندان مسلمانوں میں سے اسکے خاندان کے لوگوں کو

مین جا ماہون کہ بہت بڑے درجہ کے ہیں اور عین لی اوہین دیکھا ہی ہے اداہین  
(دستخط) ہے۔ ال۔ اسکاٹ۔

لندہورہ یکم نومبر ۱۸۷۹ء

مولوی سید محمد ابوالمنصور فوریس سی میرے ساتھ ہے۔ یہ شخص ہے اچھا کامل تحصیل  
مین اور میرا سرگرم معلم اور اچھا شاق متفرق زبانوں مین اور عمدہ عالم میل کے علم  
اور عیتہ ترقی کی اس مین۔ اگر خوبان جو کہ میرے تفسیر مین مین اسکے سبب سے بہتر  
(دستخط) ہے۔ ال۔ اسکاٹ۔

دیرہ دون ۱۲ مارچ ۱۸۷۹ء

سید محمد ابوالمنصور نے مدد دی محکمہ ترجمہ کرنے مین ایک مہینے تک میری کامل  
کامل قسے کی ساتھ جب مجھے فرصت ہوگی مین امید کرتی ہوں ستر و س کرے  
کو کام ساتھ اسکے۔ (دستخط) سید و ایکٹ۔

لندہورہ ۱۲ مارچ ۱۸۷۹ء

میرے عزیز کاٹ صاحب۔ ہربانی کر کے مولوی سید محمد ابوالمنصور سے کہیں  
کہیں کہ مین فی اپنے رسالہ کا وہ حصہ پڑھا جس مین اوہون فی اصلاح دی ہے  
اور مین اس اصلاح سے خوش ہوں اون سے پوچھو کہ باقی کی ہی حسب  
اصلاح کرو مین اصل مسودہ بھیجا ہوں۔ آکا خیر خواہ  
ہے۔ آف۔ اولین

میرے سامنے امتحان دیا سید محمد ابوالمنصور نے توریث داخل مین خواہ سنے  
پڑ ماہ تب چند سال باوردی اسکاٹ اور باوردی جان بیر صاحب وغیرہ سے بہتر  
مین خوش مین اس کی لیاقت معلوم سے خواہ سنے پاک کتابوں مین حاصل کی  
کے اور مسلمانوں مین یہی پہلا شخص ہے جس نے ان کتابوں کو دست بردوار ہے

۲۹ ستمبر ۱۹۴۳ء

فی الواقع جناب مولوی سید محمد ابوالمنصور صاحب - حافظ بوریست و انجیل بدین اکثر بحث و  
مباحثہ بندہ سے بھی ہوا ہے۔ فردِ علم مناظرہ بدین کمالات عمدہ بخوبی رکھتے ہیں۔ فقط  
۲۹ نومبر ۱۹۴۳ء

بخدمت جناب مام فن مناظرہ اہل کتاب سید محمد ابوالمنصور صاحب  
صاحب من۔ میں نے آپ کی کتاب نوید بادیا ایک شخص سے عاریتہ لیکر مین سو صفحہ تک سراسری  
طور پر پڑھا جس قدر کہ میں نے اس کو پڑھا ہے پسند کرتا ہوں لیکن مجھے نہایت افسوس اس بات کا ہے  
کہ وہ کتاب میری ذاتی ملکیت تھی عنایت کر کے اس کتاب کی ایک جلد مع فہرست ان  
کتابوں کو جو اپنے ہمارے خلاف لکھے ہیں میرے پاس بھیج دیجئے کمال شکر گزار ہو گا۔

آپ کے تابعدار ہونے میں مجھ پر فخر ہے  
{ جی۔ کیو۔ ایس۔ ہیو فلاس۔

۱۸ اسی ستمبر  
از مقام مظفر گڑھ

یادری آر ہا سکشن صاحب مقیم ہالیون مشن کی کوٹھی۔  
۴ جولائی ۱۹۴۴ء

بخدمت جناب مولوی ابوالمنصور صاحب مام فن مناظرہ اہل کتاب۔  
بعد ما وجب مدعا یہ ہے کہ ہم کو چند مسائل کی نسبت عقیدہ اہل اسلام از روئے قرآن شریف  
دریافت کرنے منظور ہیں۔ امید کہ آپ سوالات مندرجہ ذیل کے جوابات سے بروئے قرآن  
شریف نہ جوالہ حدیث نبوی مطاع فرمائیں گے۔ انتہا  
واقع ہو کہ ان سوالات کے جوابات یادری صاحب کو بھیج دیئے گئے۔ اور اجارہ فردِ خشان  
من یہی چاہئے کہ جنہیں دیکھ کر یادری صاحب نے کچھ اعتراض نہ کیا۔

میں جاسا ہوں کہ بہت بڑے طبقوں کے مفہم سمجھنے کے لیے نمبر ۳۲ جلد ۴ صفحہ ۲۸۳ شروع

## پیشہ شکیبانی ہے قری ویری صاحب کا اقرار

امام من مناظرہ کی خدمت میں بہہ انہاس ہے کہ سلطنت روم انگلستان روسیہ  
پرتگیزیہ و فرانس امریکہ وغیرہ سلطنتوں پر کن انوارات کی نسبت سرفراز و ممتاز ہے۔  
(ایضاً کالم ۱) اگر فی الواقع یہ مضمون امام موصوف کا لاجواب ہے تو ہمیں اسکو جاننا  
کچھ سمجھنا محض فضول اور بیکار ہے

(ایضاً صفحہ ۲۸۴ کالم ۲ سطر ۲۲) ہم جناب امام من مناظرہ سے ان سولو کو کیا جواب طلب کرتے ہیں۔  
(ایضاً کالم ۲ سطر ۲) ہم ان کلمات مقتضہ امام صاحب کے کمال متفکر ہیں۔  
(ایضاً کالم ۲ سطر ۱۲) حضرت امام من مناظرہ جو ایسی سلطنت روم پر نازان میں سلطنت کرتے  
کی کوئی خفیت بیان کریں

(ایضاً کالم ۳ شروع) اہل نبود ہر صورت سے تمام کاروبار میں مقدم نظر کے ہیں اگر یہ بات  
جھوٹی ہو تو امید ہے کہ حضرت امام من مناظرہ خلاف ثابت کریں گے۔

نور افشان لدیانہ مطبوعہ دار الکتب برائے نمبر ۲۴ جلد ۴ صفحہ ۳۱۳  
میں یادری ویری صاحب فرماتے ہیں

انبار ہر درخشان ۲۱ ستمبر ۱۹۰۷ء جناب امام من مناظرہ اہلکات سیدنا علیہ السلام  
صاحب نے ہیں کہ پہلے سن ۱۸۵۷ء میں پادریا جو نیکی بدولت اسکا رواج نہایت ترقی کر  
ہے۔ کہ سیکڑوں مدرسے چاروں اور خاکروہی کے واسطے ہندوستان میں جاری ہیں۔  
امام صاحب کی اس گواہی سے ہم نہایت خوش ہیں کیونکہ یہ گواہی مسیح کی دینا کے بجائے  
دہندہ ہونے پر دلالت کرتی ہے

(ایضاً از عدن) بی۔ فرانس روس کا ہواک چیلین۔ درجی انگریزی موسومہ  
بد نصرت علی صاحب۔ اقرار امامت جناب امام صاحب





## فصل چھارم

مولوی سید محمد ابوالمنصور صاحب نام من مغل دودا غلامی کے حینکا ذکر بیشتر درج اخبار ہنگامہ  
 اگرچہ زندہ دلاں غیر تہذیب اسلام و بیدار مہتران بانگ و نام دور و نزدیک یعنی لکھنؤ فیض آباد -  
 بنارس - رامپور وغیرہ سے مولوی صاحب مدد و کمال اویسی وقت سے جبکہ وہ الہ آباد  
 میں بمقام مدرسین اسلام سیدہ پسر سے خوب محاورہ کر چکے ہیں لیکن اہل غفلت کو یہی کہ جو معلوم  
 دینی اور دنیاوی کی طرف بہت توجہ نہیں رکھتے اس بات سے واقف ہونا ضرور ہے کہ  
 یہ وہ مولوی موصوف ہیں کہ جن کے اشتہار بدعوسے اہل حق ناظر اور وقت میں جبکہ دور -  
 دور کے پادری بھی وہاں جمع تھے ہدیتوں تک الہ آباد میں لگے ہی اور جنہوں نے بار بار سلام  
 یہہ انعام کچھ دیا کہ جو کوئی عالم عیسائی میرے یا لکھنؤ ایسا جواب دے کہ عام پسند ہو تو لکھنؤ  
 فی جواب دے روپیہ اسی دو لکھا اور جن کے دعوے کرتے وقت ایک طرف صفت عیسائی  
 کی اور دوسری طرف صفت یہودیوں کی اپنے ہی مذہب کے تردید سننے ہوئے حاضر  
 ہوتے تھے سبحان اللہ آج تک ایسا خوش کلام و اعطاء و تحفہ سچ نہر دل عزیز کہ انگریز  
 بھی جسکے مباحثہ اور وعظ کی مداحی کرتے ہیں ہندوستان میں کوئی دوسرا سنا نہیں  
 گیا اور اس کی دلیل یہ ہے کہ پادری ڈیوڈ صاحب وغیرہ ولایتی پادری جبکہ مولوی صاحب  
 سے مباحثہ کرنے کوئے تھی بعد دور دور کے اتمام محبت کی بھی اس قدر راضی و خوشنودی  
 کہ وقت برفاست مجلس کے سرعام پادری صاحب نے فرمایا کہ میں سال بہر اس طرح آپ کے پاس  
 حاضر ہو سکتا ہوں۔ پس سمجھ لینا چاہی کہ یہ کیا وقت مولوی صاحب کے لکھنؤ اور کوئی شخص اپنی کوثر  
 اور تدبیر سے ایسی بات حاصل نہیں کر سکتا فقط از برق خاطر مبعی جلد ۱۲ نمبر ۲ مطبوعہ ہنگامہ  
 دنیا میں قیصران نہیں صاحب کے بہرہ مشتاق پیر میں زیادہ ہلال کے  
 مان باپ اولاد کی تعلیم میں اپنے سارے جان و مال سے مصروف رہتے ہیں لیکن اسلئے کہ

لوگوں میں سچہ کمال نہیں ہوتی۔ اوس سارے مصروف اور مان باب کی محبت کو استاد کی مائیت  
 سے کچھ کم نہیں جانتے اور جب وہ زمانہ آتا ہے کہ لوگوں کی نظر میں بعد ایک مدت دراز مکان  
 کی ساری پرورش اور جانفشانی کی قدر پیدا ہوتی ہے ان باب کی زندگی تمام موحا کا وقت آجاتا ہے  
 اگرچہ یہ ایک چوٹی بات ہو کیونکہ دنیا کے سارے اسباب ہمیشہ پائیدار اعتبار سے گزرے ہوئے ہیں اور  
 خواہ مخواہ مراتب بند پر نظر کرنا چاہیے کہ جو آخرت کی نعمتوں کے واسطے لوگوں کو ترغیب دیتے ہیں  
 اپنے سارے بہت صرف کرتے ہیں پہلے آپ اس کے سیکھنے میں ہزاروں روپیہ خرچ کر سالتا  
 دیار تک تعلیم پلے ہیں پھر بی آدم کی خیر خواہی اوس خزانے کو جو کتنے برسوں میں جمع کر لیا تھا بیک وقت  
 ہیں لیکن لوگوں کی بہت پر افسوس کہ ابھی اس دولت بے زوال کی کچھ قدر نہیں آج تک  
 وہ زمانہ آئے کہ ان کی اس عظیم خیر خواہی کی طرف انہیں کہلین تب تک بقول شخصہ  
 آہ کو چاہیے ایک عمر اتر ہونے تک کون جیتا ہے تیرے زلف کر سر پہ شاک مولوی  
 سید محمد ابوالمتصویر صاحب مامون مناظرہ اہل کتاب نے جن کا ذکر کیا  
 نمبر ہزار میں ہو چکا ہے جو دنیا کے سارے خوب زشت قطع نظر کر کے خلق ہد کی خوشنودی خواہ  
 کیواسطے توجہ تمام فرمائی ہے اس شرے اور نیچے میں صرف فتحی گڑھ مشن میں جو  
 کہ ایک شریک نعمائے آخرت یعنی دولت اسلام سے مستفید ہوئے ہیں اور انہیں کافر کہتے  
 لکھا جاتا ہے یعنی ملکیو مسیح جو ایڈیٹر پیچ میس کا داماد ہو اور فتح گڑھ کے گرجا کی خدمت میں  
 تھا جامع مسجد چوک الد آباد میں نماز جمعہ کی وقت شرف اسلام مستفید ہوا اب وہ سکنا نام عبد الغنی ہے  
 دوسرا عبد العزیز مولوی مراد علی صاحب عیسائی عرف مولوی عبدالعزیز عیسائی ہے باب  
 کی حیات میں عبدالعزیز کے مسلمان ہونے کی چند روز بعد باعلان تمام زمرہ اہل اسلام میں داخل ہوا  
 کچھ اسلامی و عظیمی عیسائی مذہب کی تردید میں سر بازار روز پلانا غد کیا کرتا تھا بقیہ سر اولو جان  
 جمع مزن و بچہ مشن فتح گڑھ میں عیسائی ہوا تھا اور ایک مدت دراز تک باوری صاحب کی تربیت میں  
 اور ان کی خدمتوں میں ممتاز تھا ایک مہنت کے قریب گزرا ہے کہ بصدق دل مسلمان ہوا۔ چوتھا

قتل علی ٹیکالکھنے والا اکثر آبادی جو متحدہ زمین پوری مکاٹ صاحب کے پاس بہت غوث کے ساتھ  
 عیسائی ہوا تھا چند روز گزرے کہ اوس نے عیسائی دین کو ترک کر کے اسلام کو اختیار کیا اس کے سوا  
 اور مشنوں کے عیسائی جو بخوف عاقبت جناب مولوی سید محمد الیوسف صاحب پاس مسلمان ہوئے  
 ہیں ان سب کے واسطے خدا شناسی اور فیروتنی اور عاقبت ان کی شہادت و شفقت خلق اللہ کے ساتھ  
 اور کوشش تائید اسلام اور وسوسہ و نصاریٰ کی تعلیم و تفریق میں مولوی صاحب کا اکثر وقت صرف  
 ہوتا ہے۔ - از اخبار فقید الانام مطبوعہ ۹ ستمبر ۱۲۹۸ء جلد ۱۰ نمبر ۳۶ -

### پیشین گوئی حضرت محمد و مہم محمد غوث گوالیاری رح

درجیدہ مرتب سیف الاسلام بمبئی مطبوعہ نور و ہم جادی الآخر ۱۲۹۸ھ بمطابق یکم جولائی ۱۲۹۸ء جلد ۲  
 نمبر ۳۶ - قصیدہ و عانیہ جو مطبعہ جہانگیر گاہیجہ غوث القطبین و اطلبین حضرت عبدالکریم و حضرت  
 عبدالرشید و حضرت عبدالرحیم و حضرت عبدالجلیل علیہم رحمۃ الغفار مطابق قول حضرت سید شاہ محمد غوث  
 قادری الشطاری رحمہم کو الیری عظمیٰ اللہ تریبہ بالانام و مصنفہ حضرت سر اسیر برکت سید محمد فخر الدین و جناب  
 غفران تاب سید احمد صاحب جینی القادری کہ برائے فتح و فیروزی حضرت سلطان دوم خلد اللہ لکھ  
 سلطنتہ مرقوم است چند اشعار از آخر ان نقل کردہ میثوند۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یخشون

در شان جناب امام فن مناظرہ اہل کتاب کہ از قول جناب سید شاہ محمد غوث گوالیری  
 ثابت است کہ در ۱۲۹۸ھ بمطابق یکم امام صاحب مناظرہ سر دفتر علمائے اسلام نمود از اہل  
 شہر از سیف اللسانی خود و مشرکان را بدلائل باطلہ و برائین مذہب خواہد نمود۔

تظہر

ابن دعا ہوا یات بہر شاہ مرسلین

یہ جیت یا بادشاہ بہر شاہ مرسلین

بہر چون چاہد بہر شاہ مرسلین

ہر شاہ چاہد بہر شاہ مرسلین

ایک نام عالم العلما و مشہور پیراؤں صاحب ارباب شد بہر شاہ و مرسلین -  
 مشہور کا زائد دلیل دین کند شرمندہ آن فاضل مختار ارباد بہر شاہ و مرسلین  
 است ابو المنصور آن سلطان علما پیشوا حافظش داد ارباد بہر شاہ و مرسلین  
 فتح این سلطان آن سلطان محمود ایم کلیم بخت نشان پیدا ارباد بہر شاہ و مرسلین  
 منشور محمدی مطبوعہ ۱۵۰۱ شمسی ۱۲۸۶ نمبر ۲ جلد ۲ صفحہ ۳۰۰ میں از جانب زمرہ اجاب  
 کہ مصنف رقیۃ الوداد بڑے عالی مرتبہ کے فضلاء اہل اسلام میں سے ہیں علوم  
 دینیہ اسلام میں عالم بے عدیل و امام فن مناظرہ اہل کتاب ہیں ۲۰  
 منشور محمدی مطبوعہ ۲۲ - رجب ۱۲۹۱ ہجری نمبر ۲ جلد ۲ صفحہ ۶۰ میں مرزا محمد بیگ  
 اقرار در باب امامت جناب امام فن مناظرہ اہل کتاب سید ناصر الدین محمد ابو المنصور  
 منشور محمدی مطبوعہ ۱۵۰۱ محرم ۱۲۸۶ مطابق ۱۲ فروری ۱۲۸۶ جلد ۲ صفحہ ۲  
 میں ماسٹر یا من الدین صاحب ہینڈ اسٹر اسکول مارہرہ ضلع ایٹہہ کا اقرار در باب  
 امامت جناب امام فن مناظرہ اہل کتاب سید ناصر الدین محمد ابو المنصور  
 از جانب محمد امان لکھنوی کشف الاجار بھی مطبوعہ ۹ ستمبر ۱۲۸۶ نمبر ۳ جلد ۲  
 صفحہ ۵ - جناب فضائل تاب عمدۃ العلماء الکرام حضرت امام فن مناظرہ اہل کتاب  
 مولانا سید ناصر الدین محمد ابو المنصور دام فیض نے نہایت عمدہ مضمون فضائل  
 مستحسن دلائل مستقیم سے تحریر فرمایا ہے جس سے اول یہ تیار مند اپنی درخواست  
 پر جناب مجتہد کی متوجہ ہونے کا ادائے شکر یہ کرتا ہے  
 ایضاً مرقومہ ۱۹ ربیع الاول ۱۲۹۱ ہجری بمقام سید نصرت علی صاحب  
 کوہ نور لاہور مطبوعہ ۱۳ مارچ ۱۲۸۶ صفحہ ۲۳۱ میں سید نادر علی شاہ سیفی ڈیپٹی  
 اجارہ گور کی طرف سے اقرار ہے کہ مولوی سید محمد ابو المنصور صاحب حقیقت میں  
 منظرہ اہل کتاب کے ایسے فاضل ہیں کہ ان کو امام سمجھا جائے ۲

مالک جبار لوج محفوظ مراد آباد محمد ہدی حسین خان صاحب خط رقم ۱۶ مارچ ۱۳۸۹  
بنام سید نصرت علی صاحب بخیرت اقدس جناب لانا امام فن مناظرہ اہل کتاب  
سلام اللہ تعالیٰ دست بستہ تسلیم مذگانہ برسد۔

ایضاً سید رفیقا قادی ہتھم اخبار جریہ روزگار مدراس و پریس مطبوعہ ۱۲ فروری  
۱۳۸۹ء شمارہ ۷۰۔ جلد ۲ صفحہ ۲ کالم آ۔ اقرار نامت موصوفہ۔

پنجابی اخبار لاہور ہاتھم منشی محمد عظیم صاحب مطبوعہ ۱۹ ستمبر ۱۳۸۹ء جلد ۱ نمبر ۳۸  
صفحہ ۱۰ میں اقرار نامت موصوفہ۔

اخبار انجمن پنجاب مطبوعہ ۴ فروری ۱۳۸۹ء نمبر ۵ جلد ۷ صفحہ ۴ کالم ۳ میں اقرار نامت  
جناب مام فن مناظرہ الکتاب سید ناصر الدین محمد ابو المنصور۔

سراجیو تانہ اخبار مطبوعہ ۱۳ مارچ ۱۳۸۹ء نمبر ۱۱ جلد ۱ صفحہ ۱۱ میں از جانب مولوی  
محمد مراد علی اڈیٹر اخبار مذکور اقرار نامت جناب مام فن مناظرہ اہل کتاب  
سید ناصر الدین محمد ابو المنصور۔

اخبار روزانہ انوار کاپنور مطبوعہ ۲۰ اپریل ۱۳۸۹ء مطابق ۱۶ صفر ۱۳۸۹ء ہجری جلد ۱  
نمبر ۱۱ صفحہ ۷۰ کالم ۱ میں لکھا ہے کہ ناصر الاسلام منیمہ ناصر الاخبار دہلی نمبر اول  
عنایت مولوی سید نصرت علی صاحب ڈیٹر و میجر اخبار موصوفہ ہمارے مطبع میں  
آیا مشکور فرمایا۔ یہ عجیب اخبار گوہر پار ہے معین ملت بدالابر ہے یحضر  
ضروری خبریں اور مضامین ترقی اسلام پیش و نایاب ہیں۔ اور اعتراضات  
اجناس کے جوابات لاجواب ہیں و در ورق غلامہ و عظیم جناب مام فن مناظرہ الکتاب  
میں گوہر مضامین کے انبار لگائے ہیں اور اپنی طرز تحریر کے کمالات  
دہائے ہیں اور اسکے ہمراہ رسائل غیر مطبوعہ جناب مام فن مناظرہ الکتاب  
کے دو ورق پر علیحدہ جمع فرماتے ہیں۔ الخ

# کتاب النعام عام

مسنفہ عالیجناب ایاہم فن مناظرہ الملکات مسیحیہ و المسلمون

یہ وہی کتاب ہے جسکا اشتہار ہم ۲۴ جون ۱۸۸۷ء کے صحیفہ میں مفصل و مشروح طرح کر چکے ہیں اس ہفتہ میں یہ کتاب مستطاب ہمارے دفتر میں پہنچی فی الحقیقت کتاب نہایت عمدہ ہے یہ کتاب آئینہ اسلام مسنفہ پادری سمویل لونس صاحب و پادری حبیب علی مطبوعہ امریکن میشن پریس لکھنؤ ۱۸۸۷ء کے جواب میں ہے۔ یہ کتاب مسالمتہ کہتے ہیں کہ مولوی صاحب کی محنت اور عرق ریزی اس کتاب کے لکھنے میں قابل داد دینے کے ہے کیونکہ پادری صاحب کو ہر قسم کی کتابیں اور کتاب تیار کرنے کے سامان یاد کرتی ہے موجود ہیں وہ یہاں سب مفقود ہندوستان پر ایسے اسلامی تصنیفات آبائی مل سکتی ہیں جن میں ایک ہی کتاب میں سب سہ قون کا ذکر جو آئینہ اسلام میں دکھائے گئے مذکور ہیں اور عیسائی تصنیفات میں آج تک کوئی کتاب ایسی باقی نہیں گئی جس میں عیسائی فرقوں کا ذکر کیا ہے یہی کتاب میں ملجائے اس سبب سے کئی زبانوں کی بہت سی کتابوں میں تلاش کرنا پڑا علاوہ اسکے النعام عام میں ہر کتاب کا صفحہ سطر سنہ طبع و غیرہ مراتب کامل طور پر درج کئے گئے ہیں جن سے کتاب کا وثوق اور اعتبار بڑھ گیا ہے یہ نہیں یقین کرتے ہیں کہ پادری صاحب کو بعد مطالعہ اس کتاب کے بھی حوصلہ لگے گا باقی رہے گا بلکہ اغلب ہے کہ آئندہ اس مناظرہ سے دست بردار ہو گئے۔ دوسری کریں تو اور بات ہے۔ ہم بھی مصنف صاحب کا شکریہ ادا کر کے شکر کہ وہ بعد اپنی اوقات عزیز کو ایسے کاموں میں صرف کر لے ہیں اور دین محمدی کی تحفہ فرمائیں۔ جو اللہ خیر الخیر فقط از پنجابی اخبار لاہور مطبوعہ ۲۴ جون ۱۸۸۷ء جلد ۲

نقل عبارت محمد عبد المجید صاحب واعظ اردو نصابی مطبوعہ  
 غنیمت سیر خواہ عالم نمبر ۲۵ جلد ۲ مورخہ ۲۵ ستمبر ۱۳۸۲ء صفحہ ۵۸  
 جو کتاب مسیح الدجال کی باب میں لکھا گیا

اگر کو جواب کی ایسی ہی جلدی تھی تو کسی شادی اسلام خصوصاً امام فن مناظرہ لکھنا  
 محمد ابوالمہدی صاحب سلمہ الدتالی عن آفات الدہر وشر الشرور کی خدمت عالی  
 بیچ دیتے اگر غیرت مند ہوتے ہر کہی مقابل اہل اسلام بات میں قلم نہ لیتے لیکن اولیٰ کی  
 خدمت میں کینہ کر بھیجے اگر خوب معلوم ہے کہ وہ نیاز نامہ کا جواب چہ روز میں اور  
 آئینہ اسلام کا جواب اگر روز میں لکھ چکے ہین بلکہ بہت کچھ تحریر فرما چکے ہین مگر  
 کو خوب خوب سنا چکے ہین -

صاحب قاسم الاخبار منگلور کا قول اسی باب میں دشمن اوصاف  
 جناب مولوی محمد سید نصرت علی صاحب مالک نصرت المطالع  
 دہلی مطبوعہ قاسم الاخبار نمبر ۱۱ جلد ۱

مولوی محمد نصرت علی صاحب جناب امام فن مناظرہ الکتاب مولوی محمد ابوالحسن  
 صاحب کے جواب جاریہ نامہ ہند میں ایسا عدیل نہیں رکھتے خلف الرشید اور محمد  
 حاذان اہل فصل و کمال سے ہین فی تحقیق بزرگ زادہ ہین الخ

اور سید طرح و بیلا صاحب مطبوعہ ستمبر ۱۳۸۲ء جلد ۱۱ نمبر ۱۱ اور جناب مولوی  
 ملتان نمبر ۳۲ جلد ۱ و بشور محمدی نمبر ۱ و سیکرٹ نمبر ۱۱ جلد ۱ و خواہ عالم غرہ

فصل پنجم

اولیٰ مآلون کے بیان میں جو خاص صاحب امام فن مناظرہ اہل کتاب محمد ابوالحسن صاحب



لوگستون سی علاقہ کہتے ہیں۔

## وعظ رد نصاریٰ کی عظمت کا اظہار

۱۔ جناب امام فن مناظرہ الکتاب نے جب مسجد اور مکان میں صرف مسلمانوں کے درمیان  
عقبتہ وار شروع کیا اور چونکہ وہاں سامعین میں کوئی غیر مذہب والا نہیں ہوتا تھا اس لئے  
صرف اظہار فضیلت وعظ رد نصاریٰ پر اکتفا کیا گیا اور وقت میر معظّم صاحب مالک مطیع ثاقبی  
دہلی اور بعض لقاات نے اس طرح گمان کیا کہ جناب مدوح اوس قسم کے بیان میں دو ایک  
وعظ سے زیادہ نہیں بیان کر سکیں گے اور اسکے سوا اسی شہر میں اب تک مسلمانوں ہی  
میں سے ایسے کچھ لوگ موجود ہیں جو اس وعظ رد نصاریٰ کے سبب عیسائیوں سے زیادہ  
جناب مدوح کے مخالف ہیں واقعی **سید** یک حسینی نیت ناگرد و شہیدہ ورنہ بسیار اند  
در عالم نریذہ پس ان دشمنان خدا کی تادیب اور دیداروں کی ترغیب کیو اسطے جناب  
مدوح نے اوس وقت برابر دو سال تک ہمیشہ نیا وعظ اوس ایک ہی قسم کے بیان یعنی  
اظہار فضیلت وعظ رد نصاریٰ سے میں فرمایا اور جو کچھ بیان کرنا ہوا اوس پر یہ میں ہر نئے  
مضمون کو خدا اور رسول کے کلام سے صرف اوس ایک ہی قسم کے ثبوت میں بیان کیا  
خوب ثابت کر دیا کہ لاتخذ الہود والنصارے اولیاء سے مراد اگر دنیاوی رفاقت نہ  
تامم دینی رفاقت کے اعتبار میں تو کسی کو کلام ہی نہیں ہے اور بعض مسلمان جو خوشامد  
عیسائی مخالف وعظ رد نصاریٰ سے ہوئے ہیں اونسے نہ زندگی میں سلام علیک اور  
نہ بخاری میں عیادت کرنا نہ مرے نیکی بعد خباڑہ کی نماز پڑھنا چاہئے کیونکہ یہ سب حقوق  
سچے مسلمانوں کے ہیں اور اگرچہ اوس قسم کے چند منافق اُن کے جنازہ کے ساتھ جمع  
ہو جائیں تاہم آخرت میں ان روسیاء ہوں کو کوئی عذاب جہنم سے نہ بچا سکے گا اصل  
وعظ رد نصاریٰ کی فضیلت ظاہر کرنے میں جنہ سب سے پیشتر کوشش کی وہ جناب  
امام فن مناظرہ الکتاب کے کوئی دوسرا نہیں ہے چنانچہ اخبار خیر خواہ عالم اور مشور مجری

روانصرا الاسلام میں دو سب و غلط ہمیشہ ہمیشہ ہرگز مشتبہ ہوئے رہے ہیں سب و غلطین  
روانصرا سے کو اسباب میں کمال مشکور جناب ممدوح کا ہونا چاہئے ۔ -

### وغلط کا طرز

۴۔ پیشتر داعفین روانصرا سے کا دستور تھا کہ عیانی و غفلتوں کی طرح بے ترتیب و انتظام  
جو جی میں آتا دیر تک و غلط میں لگا کرتے تھے جناب امام فن مناظرہ الکتاب نے بار بار کے غلط  
کا یہ دستور مقرر کیا کہ اول مختصر خطہ حمد و ثناء بالفاظ رعایت مضمون و غلط اور بعد وہاں  
کی آیت سے و غلط شروع کر کے آخر میں اس مختصر دعا کے ساتھ ختم کرنا کہ اللہم انصر من  
دین محمد و جملہ منہم و اخل من خزل دین محمد معلوم و لا تخذلنا منہم۔ یہ طرز سب کے پسند آیا کیونکہ  
اس میں و غلط کی رونق ہوتی تھی اگرچہ سجدوں میں و غلط کا یہ طرز قدیم سے رائج ہے  
بازار کے و غلط میں اسکا رواج صرف جناب ممدوح کا ایجاد ہے ۔ -

### کتابوں میں باب کے بعد آیت کا صرف ہند لکھنا

۵۔ حیدر کتاب میں فن مناظرہ الکتاب میں اب تک لوگوں نے تصنیف کیں اول و  
یون لکھا جاتا ہے باب ۱۲۔ آیت ۱۱ یا باب ۱۲۔ آیت ۱۱ سے ۲۰ تک جناب امام فن مناظرہ  
الکتاب نے بطرز اختیار کیا کہ اب سے پیشتر کا ہندسہ باب کے واسطے اور آخر کا ہند  
آیت کے واسطے لینے باب سے آخر کے ہندسہ کے بعد آیت کا لفظ لکھنا کچھ ضرور مہین ہے  
اور اگر ہندسہ آیت میں چند ہا سون کی ضرورت ہوتا ہے ۱۱ سے ۲۰ تک کی جگہ صرف اول  
دونوں ہندسوں کے درمیان ایک لکسر لیکل مد لکھنا کافی ہے مثلاً ۱۰۔ ۲۰ اگرچہ یہ طریقہ عجیب  
کتابوں میں رائج ہے لیکن فارسی تحریر میں اسکا رواج صرف جناب ممدوح کا ایجاد ہے  
نتیجہ تعیضات جناب ممدوح سے پیشتر کی کسی کتاب فارسی یا اردو میں یہ طرز نہ پایا  
جائے گا اگرچہ اب اسے اردو نے ہی پسند اور اختیار کیا ہے مگر یہ ایسا ایجاد نہیں  
ہے کہ تمام دنیا میں جسے کوئی پہچان ہی نہ سکے۔

## نصرانی فرقے منکر مصلوبی حضرت عیسیٰ

ہم۔ مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان جن مسئلوں میں بہت بڑا اختلاف ہے ان میں سے ایک حضرت عیسیٰ کی مصلوبی کا مسئلہ ہے کہ عیسائی ایمان اور غایت کا مدار اون کے نزدیک اسی پر ہے اور قرآن میں اوسکی نفی ہونے سے مسلمانوں کے ذمہ حضرت عیسیٰ کی غیر مصلوبی ثابت کرنا پاس صداقت کلام آتی واجب ہے جناب امام فن مناظرہ اہل کتاب نے اسی عیسائی فرقوں کے نام باقرہ معتبر علماء اہل کتاب کتاب العام عام میں لکھ دئے کہ جو حضرت عیسیٰ کی مصلوبی کے منکر تھے اور وہ سب فرقے زمانہ حضرت عیسیٰ سے قریب اور نزول قرآن مجید سے بہت پیشتر تھے اور کسی مصنف رد و نصارے کو اس قسم کے اکیات عیسائی گواہ سے بھی کہی واقف کاری نہ ہونی دیکھو العام عام مطبوعہ ۱۲۹۰ ہجری۔

## محافت کلمات کفر

۵۔ واعظین رد و نصارے اکثر انبیاء علیہم السلام کو برا کہنا اسلام کی حمایت جانتے تھے اور جو کوئی اسکے خلاف صلاح دیتا اوسی اپنی جان چھوڑا نامشکل ہوتا تھا جناب امام فن منظرہ اہل کتاب نے یہ سب آفتین گوارا کر کے بہت دلیسیری کے ساتھ اس ناروا حرکت سے واعظوں کو منع کیا دیکھو چار ورقہ یادداشت مطبوعہ ۱۲۹۰ ہجری۔ سواجنا مدوح کے اور کسی نے اس ضرورت پر نظر تک نہ کی تھی۔۔

## کتاب رد و نصارے میں عمدہ نظم کو شامل کرنا

۶۔ یہ خبر میں کتاب تصنیف کی جائے اوسکے مطالب کا صفائی کے ساتھ نثر میں بیان ہونا لوگ غنیمت جانتے ہیں مگر پہلے جتنے اپنی تصنیفات مناظرہ اہل کتاب میں باوجود کمال خوبی بیان عمدہ نظم کو داخل کیا وہ جناب امام فن مناظرہ اہل کتاب میں اور اون کی تصنیفات سے پیشتر کسی کتاب میں یہ صفت نہ پائی جائے گی۔

اپنے تصنیفات کا جواب لکھنے والی کو نعام کا وعدہ

۱۔ خواب امام فخری مناظرہ الکتاب کی تین کتابوں یعنی سخن داؤد می جو نئے جلد  
 پادری عماد الدین جو ۱۶ یا ۱۷ ورق کی ہے اور مستقیماً خواب مسیح الدجال ماسٹر محمد  
 جو ۳۲ ورق کی ہے اور رقمیہ الوداد جو اب نیاز نامہ مشرف صفر علی اکٹر اسٹنٹ کا  
 جو ۳۲ ورق کی ہے بعد اسکے کہ یہ تینوں کتابیں کئی سال پیشتر مطبع ہو کر مشہور ہو چکی  
 اور پادری صاحبوں کے ملاحظہ سے گزر چکی ہیں یہاں تک کہ پادری صاحبوں کے تیسرا  
 لکھنؤ میں ان کتابوں کا تذکرہ ہی کئی سال پیشتر مطبع ہو چکا تھا چہرہ روپیہ فی کتاب دو روپہ  
 روپیہ انعام خواب لکھے والے کے واسطے مقرر کر کے دو ہینے کی اور مہلت کیسا تہہ شہتا  
 اخبار انالین ہندوستان اخبار وغیرہ میں جو چھوڑا گیا تھا اور اختیار دیا گیا کہ خواہ ایک  
 شخص یا چند پادری صاحبان اتفاق کر کے ایک کتاب یا تینوں کتابوں کا جواب لکھ کر  
 فی کتاب دو سو روپے لین اور اسکے بعد پادری صاحبوں کے اخبار نور افغان درمیان  
 اور مارچ ۱۸۷۸ء بمطبعہ جلد ۲ صفحہ ۷۳ میں عیسائی عالموں کو بڑی غیرت دلائی گئی کہ  
 اس حیا غور کو توڑ دینے کے لئے ضرور جواب لکھے جائیں اور ان جوابات پر رائے دینے  
 کے واسطے یہ نصف مقرر ہوئے۔ اول پادری صاحب ہتم نور افغان - دوم پادری  
 حبیب علی صاحب - سوم مشرف عبد اللہ صاحب عیسیٰ اکٹر اسٹنٹ انبالہ - چہارم  
 سید احمد حاشا صاحب بہادر سارہ ہند - پنجم مولوی غلام قادر صاحب گجرات شیشہ  
 رائے بہادر بہاری لعل صاحب اکٹر اسٹنٹ - ششم کینیا لعل صاحب الکلہ داری  
 ہشتم سردار دیال سنگھ صاحب امرتسر - نهم ہر سکھہر اسے صاحب ہتم کورہ نور لاہور  
 دہم نجابی اخبار لاہور چنانچہ نجابی اخبار مطبوعہ ۲۷ مارچ ۱۸۷۸ء نمبر ۱۸ جلد ۱ میں ہی  
 یہ نام درج ہو چکے ہیں اور بعد اسکے نوافشان مطبوعہ ۲ دسمبر ۱۸۷۸ء نمبر ۱۸ جلد ۱  
 صفحہ ۳۸ میں ہی اس انعام کا ذکر چھاپا گیا مگر کسی سے ایک کتاب کا یہی جواب ہو سکا  
 پس تاریخ ہندوستان و انگلستان میں جننے پہلے اپنی کتاب کا جواب لکھنے والا کیونکہ

انعام کا وعدہ کیا اور پھر یہی کوئی جواب نہ لکھ سکا وہ جناب امام فن مناظرہ الملکتاب سید  
ناظرین محمد ابوالمنصور مین اور ان سے پیشتر کہی کسی نے ہندوستان سے انگلستان تک  
یہ جو مسئلہ کیا تھا۔ اور اس طرح کتاب دولت فاروقی کا جواب لکھنے والے کو بعد اس کے  
کہ کئی سال اس کتاب کو مطبوعہ دستہ ہوئی گزر چکے تھے دس ہزار روپیہ انعام کا  
اشتہار ہوا اور ایک سال کے مہلت دی گئی چنانچہ یہ اشتہار بھی پاور لیا جون کے  
اخبار نور افشان لہ بیانہ مطبوعہ ۱۹ اپریل ۱۸۹۷ نمبر ۱۶ جلد ۵ صفحہ ۱۲۲ کا کالم ۲۲ نور افشان  
نمبر ۱۶ جلد ۵ نور افشان مطبوعہ ۲۳ مئی ۱۸۹۷ نمبر ۱۸ جلد ۵ صفحہ ۱۰۰ کا کالم آئین مجوز  
ہے مگر اس کا بھی کسی سے جواب نہ ہو سکا اور مدت مہلت گزر گئی۔

### اشتہار بدرخواست مناظرہ

۸۔ جناب امام فن مناظرہ الملکتاب نے مباحثہ کر کے واسطے اخبارین چوایا چنانچہ نقل اسکی یہ  
جار اہل الکتاب میں منظرہ

اگر ہر خند اتریں کوادہ اک مرضی خالق منظور ہے تو اس زندگی میں ہی تحقیق مذہب حق ضرور  
ہے اس ملک میں یہ سب پادری صاحب جو دعوت خلق اللہ جانب انجیل فرماتے ہیں  
ہندو مسلمان کو علانیہ کلیا میں بکاتے ہیں چاہئے کہ کسی مجمع عام میں ہم گفتگو کریں۔  
انکشاف غوامض صدق و صفا موبو کریں سرعام اس بیان میں بحث و کلام ہو سکتے  
والوں کو فائدہ عام ہو۔ گفتگو میں با پس ادب کا لحاظ رہے گا۔ جتنے صاحب تشریف لائیں  
سب کا لحاظ رہے گا۔ سب صاحبوں کو گفتگو کرنے کا اختیار ہوگا۔ ادھر سے صرف اس  
تبدہ پر دار و مدار ہوگا۔ اوہنین عالموں کے قول بیان ہونگے جو عیسائی دین میں  
مقبول ہیں جو ہی دلیلین پیش ہونگی جو عیسائی سمجھ میں معقول ہیں۔ البعد محمد ابوالمنصور  
پس ان شرطوں کے ساتھ جو اشتہار میں مرقوم ہیں جسے پہلے دعویٰ مناظرہ کیا و صرف  
جناب محمود ہیں۔ دیکھو ضمیمہ خیر خواہ عالم مطبوعہ ۲۵ دسمبر ۱۸۹۷ عیسوی جلد ۱ نمبر ۱۶

## سند معلومات کتب الہکتاب او ہنہین کی علماء سے

۹۔ حامیان دین اسلام میں مناظرہ میں اپنے اعتبار قول کیا اسے جسے پہلے سند معلومات

توریت انجیل علماء اہل کتب سے حاصل کی وہ جناب امام فن مناظرہ اہل کتاب ہیں۔

## پیشین گوئی مصر میں اسلام پہیلنے کی توریت سے

۱۰۔ باوجود کثرت تضادین رد نصارے اب تک کسی نے ایسی پیشین گوئی کو توریت

میں نہ پایا تھا جسے علماء نصارے بھی اسلام کے حق میں مان لیں مگر جناب امام فن مناظرہ

الکتاب نے معتبر علماء مسیائی کے اقرار سے اپنی کتاب نوید جاوید میں ثابت کر دیا کہ

پیشین گوئی مصر میں اسلام پہیلنے کی بابت ہے اور دوسرے یہ کہ اب تک پہلے جس نے

اوس پیشین گوئی کو ظاہر کیا وہ جناب مدوح ہیں اسکے سوا اور بہت پیشین گوئیوں اور

کتاب میں ہیں اور سب سے زیادہ یہ کہ قیامت تک جو اعتراض اسلام اندر دے علم

عقل ہو سکتا ہو اور سکا جواب معقول باقرار علماء الکتاب موجود ہے اور یہ پیشین

گوئی سبب ۱۹ باب اور نوید جاوید کے کلیسیا و صفحہ ۱۳ وغیرہ میں ہے۔

## آیات توریت و انجیل کا اپنے بیان میں شرح شامل کرنا کہ انہیں پہلی اور

۱۱۔ مصنفین کتب رد نصارے جب کسی انجیلی آیت کو نقل کرتے ہیں تو صاف معلوم ہوتا ہے

کہ یہ الفاظ مصنف کے طرز بیان سے بیگانہ ہیں مگر جناب امام فن مناظرہ الکتاب کے بیان

یہ وحشت باقی ہنہین بھی خباہت اور ان کی سب کتابوں میں نہاردن ایسے مقام ہیں

بطور نمونہ ایک دو مقابل نقل کئے دیتے ہیں باوردی عماد الدین نعمۃ طنبوری <sup>رحمۃ اللہ علیہ</sup>

لکھنو کو لکھتے ہیں کہ آپ کے حقیقہ کے موافق اگر نجات اعمال حسنہ پر موقوف ہے ایسا

آتا ہے کہ خدا امر محال کی تکلیف دیتا ہے اسلئے نجات ہی محال ہے انتہی۔ لکن دایا

میں اسکا یہ جواب دیا گیا کہ اسے وہی آدمی کب بچے معلوم ہوگا کہ ایمان بے عمل مردہ

(یعنی بکا خط ۲ بات ۳) ایضاً ہدایت المسلمین صفحہ ۲۴ میں باوردی کا قول ہے خدا کی نسی

کت باتوں پر عمل کرنے کی وجہ سے بیان کرو جواب عتوبت الصالحین میں کلام اس لئے کہ کمزور اور

بے فائدہ بتا دیتے گے (عبرانیوں کا باب ۱۸)  
**قرآن و احادیث و عظیمین و نصائح و عظمت کا ثبوت**

۱۲۔ اب تک و عظیمین و رضاری کو لوگ منقبت خوان و غیرہ سے زیادہ جانتے تھے۔  
 امام فن مناظرہ اہل کتاب نے جو کچھ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے اون کے مراتب کا  
 اظہار کیا وہ جناب مدوح کے وعظ نامے مطبوعہ خیر خواہ عالم و منشور محمدی وغیرہ سے  
 سے ثابت ہیں خاص کر یہ دو حدیثیں جو صحیح مسلم میں یہ روایت ابو موسیٰ اشعری ہیں۔  
 یحییٰ یوم القیامۃ ناس من المسلمین الخ۔ ایضا اذا کان یوم القیامۃ دفع السدالی آخرہ۔  
 نیاز نامہ کا جواب چہ دن میں اور آئینہ اسلام کا جواب ایک دن میں کہا  
 ۱۳۔ یہ برگزین القہنین ہے کہ جناب امام فن مناظرہ اہل کتاب نے معتبر گواہوں کے  
 سامنے چہ دن میں نیاز نامہ کا جواب اور ایک دن میں آئینہ اسلام کا جواب تصنیف کیا  
 چنانچہ محمد عبدالحمید و اعظرو رضاری اور مولوی اکبر علی صاحب سابق الذکر  
 وغیرہ بخوبی اس سے واقف ہیں۔

## منافقوں کی ایذا پر صبر و استقلال

۱۴۔ بعض لوگوں نے سخت جو جناب مدوح کی چھوڑ کر عیائوں کے پاس پہنچی  
 کہ جسے دیکھ کر اون میں گویا عید کی گئی مگر یہ سب شیطانی تدبیریں جناب مدوح کو  
 حمایت اسلام سے کچھ روک نہ سکیں پس کون شخص سوائے جناب مدوح کے ایسی  
 رسوائیاں دیکھ کر تائید مذہب میں ثابت قدم رہ سکتا تھا یہاں سے ثابت ہے کہ  
 قطع نظر اور باتوں کے صبر اور استقلال اور استغنائیں بھی جناب مدوح ضرور  
 امام فن مناظرہ اہل کتاب ہیں۔ ان کے سوا اور کون

صرف جناب مدوح کی وجہ سے خصوصیت رکھتے ہیں۔

## فہرست کتب مصنفہ حیاتیات نام فن مناظرہ الکتاب

نوید جاوید بکتا کاوی کلیات و جزئیات مناظرہ الکتاب نصرت المطالع چین جانی  
 لکھی ہے۔ اس کی خوبون کا بیان تھوڑا ہی لوگوں کی نظر میں رہا تھا چاہے کلام  
 ہر شخص اور ہین بیان ہین سکتا مگر جو علماء کہ فن مناظرہ الکتاب سے کیتندروا قضا  
 ہیں اور ان کی نظر میں اس کتاب کی قدر لاثانی ہے وہ جانتے ہیں کہ کس قسم کی دلائل  
 قویہ کے ساتھ کہ جس میں ہے ایک کا بھی جواب نہ رارون علماء رضاری نہ ہو سکے  
 یہ کتاب تصیف کی گئی ہے پیشین گوئیانچ اس کتاب میں درج ہیں نامور علماء الکتاب  
 کی تسلیم کی ہوئی ہیں۔ تحریف کتاب ابہامی سابقہ کا اس قدر ثبوت ہے کہ دوسری  
 کتاب میں اس کا عشرتیر ہی نہ پایا جائے گا۔ تردید مسئلہ کلیتہً والبطال دعویٰ علی  
 حضرت عیسیٰ اور ان سب حتر اخون کا جواب جو علماء رضاری مذہب عالم پر کرتے ہیں  
 وہ سب اصناف جو عیسائی مذہب پر بصیرت تمام وارد ہوتی ہیں ان سب سابقہ  
 ہر بیان جہد فصل میں بڑی صفائی کے ساتھ اقوال معتبر علماء اہل کتاب درج  
 کیا گیا ہے۔ اہل حیر کہ سلاوہ مباحثہ اور مناظرہ کا خط جب چاہے کسی بیان میں  
 کرے مثلاً فضیلت قرآن مجید یا کوئی سپین گوئی توراہ و انجیل کی ثبوت رسالت حضرت  
 رسول صلعم میں یا حضرت رسول اللہ صلعم کی کسی معجزہ یا پیشین گوئی کے تذکرہ میں تو اس  
 بیان کے شروع میں ایک خطبہ بزبان عربی برہایت مضمون و خط پایا جاویں گا  
 اور اوسیکے بعد قرآن کی ایک آیت اوسے مضمون کی خطبہ پڑھے گا اسی آیت قرآنی سے خط  
 شروع کرے اور حاکم جی جیسے خط اسی بیان میں کتاب کی اسی فصل کو  
 پڑھتا جاوے کہ پڑھے پڑھے نامور علماء اہل کتاب کے اقوال سے عجیب و غریب ثبوت  
 اور حجب مفسد و دلائل جنکی ہرگز توقع ہی نہ تھی اور اس کی نظر سے گزریں گے اور جب خط  
 موجود ہیں کہ ان میں سے کوئی ایک عاثرہ کر



تمام کرے۔ زیادہ صفات بخمال رسم عامہ لکھنا مناسب نہیں کہ لوگ مبالغہ نہ کریں گے  
اسکے لاثانی ہونے میں جمہور اور علماء اسلام و نصاریٰ کو اقرار ہے اس کی حجت باخبر ہے  
نہے۔ خریدار کو اس کی خرید سے وہ نفع حاصل ہو گا کہ ادسے گویا اس فن کی باخبر و  
کتابین خریدیں۔  
دولت فاروقی۔ یہ کتاب علاوہ مضامین مناظرہ کے بیت المقدس کی صحیح لادیں

حقوقہ انصالین فی روہایہ المسلمین	۱۰
رقمۃ الوداد جواب نیازنامہ۔	۶
لحن داودی جواب نغمہ طنبوری	۴
تصحیح التاویل جواب تفسیر کاشف	۴
استیصال جواب رسالہ مسیح الجلال	۵
مایداشت دستور اہل عظیمین و نصاریٰ	۴
حرز جان جواب رسالہ اہلیت قرآن	۴
مصباح الابرار جواب سائلہ نقیح الابرار	۴
نمونہ تحریف بیوت تحریف توریت بنجیل	۴
مجموعہ وعظمت ہر دو حصص	۱۰
سبیل نجات جواب سائلہ طریق حیات	۱۰
تبیان جواب باب۱۲ سوالۃ انصاریہ	۲
فتح النجیہ جواب رسالہ تقییل السلام	۴
انعام عام جواب سائلہ آئینہ اسلام	۴
شلاق جواب رسالہ تہذیب الاخلاق	۲
عمیران المشران جواب سائلہ ان الحق	۱۲
ماویہ جواب پند و موالات	۱
تشریح الکاملین جواب سائلہ تہذیب النفاہین	۱

## فہرست و غلطین رد انصار جو سند یافتہ ہیں

۱۔ محمد عبد المجید دہلوی۔

۲۔ قاضی سراج الدین جیلپوری۔

۳۔ سید حیدر علی دہلوی۔

۴۔ مرزا امجد جان دہری۔ امیر الواعظین طبعہ اول۔

۵۔ محمد سعادت یار خان بن محمد یار خان فرخ آبادی امیر الہند۔

